خاتم نبوت بارے مسلمان اور بہائی کے مابین مناظرہ

محمدی اشتھاردی

اقبال حیدر حیدری

ضروریات دین میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو آخری پیغمبر ماننا ہے جس کے بعد خدا وند متعال کی طرف سے نہ کوئی پیغمبر آیا اور نہ کوئی شریعت ،اس بات کے اثبات میں قرآن میں بہت سی آیتیں پائی جاتی ہیں جیسے سورۂ احزاب آیت ۴۰،سورۂ فرقان آیت۱، سورۂ فصلت آیت ۴۱ ۔۴۲ ۔سورۂ انعام آیت ۱۹ ،سورۂ سبا ، آیت ۲۸ وغیرہ ۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور ائمہ علیہم السلام کی بہت سی روایتیں آپ کے خاتم الانبیاء ہونے پر صریحی ور سے دلالت کرتی ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے بعد آنے والے زمانوں میں فریبی اور چالباز لوگوں نے نیا پیغمبر بنا کر آپ کی خاتمیت کو مخدوش بنانا چاہا ہے تاکہ اس طرح سے خود ساختہ ادیان جیسے قادیانیت، بابی گری اور بہائیت معاشرہ میں اپنا اثر ورسوخ پیدا کرسکیں۔

اب درج ذیل مناظرہ جو ایک مسلمان اور بہائی کے درمیان ہوا ملاحظہ فرمائیں

متن:

پیغمبراسلام (ص) آخری نبی

ضروریات دین میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو آخری پیغمبر ماننا ہے جس کے بعد خدا وند متعال کی طرف سے نہ کوئی پیغمبر آیا اور نہ کوئی شریعت ،اس بات کے اثبات میں قرآن میں بہت سی آیتیں پائی جاتی ہیں جیسے سورۂ احزاب آیت ۴۰،سورۂ فرقان آیت۱، سورۂ فصلت آیت ۴۱ ۔۴۲ ۔سورۂ انعام آیت ۱۹ ،سورۂ سبا ، آیت ۲۸ وغیرہ ۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور ائمہ علیہم السلام کی بہت سی روایتیں آپ کے خاتم الانبیاء ہونے پر صریحی ور سے دلالت کرتی ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے بعد آنے والے زمانوں میں فریبی اور چالباز لوگوں نے نیا پیغمبر بنا کر آپ کی خاتمیت کو مخدوش بنانا چاہا ہے تاکہ اس طرح سے خود ساختہ ادیان جیسے قادیانیت، بابی گری اور بہائیت معاشرہ میں اپنا اثر ورسوخ پیدا کرسکیں۔

اب درج ذیل مناظرہ جو ایک مسلمان اور بہائی کے درمیان ہوا ملاحظہ فرمائیں:

مسلمان: ”تم اپنی کتابوں اور تقریروں میں اسلام اور قرآن کو اس فرق کے ساتھ قبول کرتے ہو کہ اسلام نسخ ہو گیا ہے اور اس کی جگہ دوسری شریعت آ گئی ہے۔ اب میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ قرآن نے تو اپنی متعدد آیتوں میں اسلام کو ایک عالمی اور قیامت تک باقی رہنے والا مذہب کہا ہے اور ساتھ ساتھ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی خاتمیت کا اعلان کرتے ہوئے آنے والے نئے دین کا باطل قرار دیا ہے۔

بہائی: ”مثلاً کون سی آیت یہ کہتی رہی ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم آخری پیغمبر ہیں ؟“

مسلمان: ”سورۂ احزاب کی ۴۰ ویں آیت میں۔

”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا “

”محمد ، تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ رسول خدا اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر شئے کا علم رکھنے والا ہے“۔

آیت میں جملہ ”خاتم النبیین“ واضح طور پر بتا رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم آخری پیغمبر ہیں،کیونکہ لفظ خاتم کو جس طرح بھی پڑھا جائے اس سے یہی سمجھ میں آتا ہے ،لہذا اس آیت سے صریحی طور پر سمجھ میں آتا کہ آپ آخری پیغمبر ہیں اور آپ کے بعد کوئی بھی پیغمبر اور شریعت نہیں آئے گی“۔

بہائی: ”خاتم انگوٹھی کے معنی میں بھی آیا ہے جو زینت کے لئے استعمال ہوتی ہے اس طرح اس آیت سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم انبیاء کی زینت ہیں“۔

مسلمان: ”لفظ خاتم کا رائج اور حقیقی معنی ختم کرنے والے کے ہیں اور کہیں پر یہ نہیں آیا کہ لفظ خاتم کسی انسان کے لئے آیا ہو جس سے زینت مراد لی گئی ہو اور اگر ہم لغات کی طرف رجوع کریں تو پتے چلے گا کہ خاتم کے معنی ختم کرنے والے کے ہی ہیں اب اگر کوئی لفظ اپنے معنی کے علاوہ کسی اور معنی میں استعمال ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ساتھ کچھ سیاق وسباق رکھتا ہو،ہم اس لفظ کے ساتھ کوئی قرینہ یا کسی طرح کی کوئی دلیل نہیں پاتے ہیں جس کی وجہ سے اصلی معنی کو چھوڑ کر مجازی معنی مراد لئے جائیں۔

یہاں پر لفظ خاتم کے بارے میں چند لغات آپ ملاحظہ فرمائیں فیروز آبادی ”قاموس اللغة“ میں کہتے ہیں ”ختم“مہر کرنے کے معنی میں آتا ہے اور ”ختم الشئی“یعنی کسی چیز کا آخر۔

جوہری "صحاح"میں کہتے ہیں کہ ختم یعنی پہنچنا اور "خاتمة الشئی" یعنی اس چیز کا آخر۔

ابو منظور "لسان العرب"میں کہتے ہیں کہ" ختام القوم" یعنی قوم کی آخری فرد اور "خاتم النبیین" یعنی انبیاء کی آخری فرد۔

راغب "مفردات"میں کہتے ہیں کہ خاتم النبیین یعنی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے خود آ کر سلسلہ نبوت کو منقطع کر دیا اور نبوت کو تمام کر دیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ لفظ خاتم سے زینت معنی مراد لینا ظاہر کے خلاف ہے جس کے لئے دلیل کی ضرورت ہے اور یہاں پر کوئی دلیل نہیں پائی جاتی ہے"۔

بہائی: "لفظ خاتم کے معنی خط پر آخری مہر ہے جس کے معنی تصدیق شدہ کے ہیں لہٰذا اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٰ و سلم اپنے سے پہلے کے انبیاء کی تصدیق کرنے والے تھے۔

مسلمان: "غرض پہلے سوال کے جواب سے یہ واضح ہو گیا کہ خاتم کے اصلی اور رائج معنی تمام اور اختتام کے ہیں اور یہ کہیں پر نہیں سنا گیا ہے لفظ خاتم سے استعمال کے وقت تصدیق مراد لی گئی ہو،اتفاق سے اس سے یہ بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ خاتم یعنی آخر میں مہر لگانا یعنی خاتمہ کا اعلان کرنا"۔

بہائی: "آیت کہتی ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم خاتم النبیین،یعنی پیغمبروں کے سلسلہ کوختم کرنے والے ہیں ،آیت یہ نہیں کہتی کہ مرسلین کے ختم کرنے والے ہیں لہٰذا پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے بعد رسول کے آنے کی نفی ہوتی ہے"۔

مسلمان: "اگرچہ قرآن میں رسول اور نبی میں فرق پایا جاتا ہے مثلاً خداوند متعال نے قرآن میں جناب اسماعیل علیہ السلام کو رسول اور نبی دونوں کہا ہے

(سورۂ مریم آیت ۵۴)

اور اسی طرح جناب موسیٰ کو بھی رسول اور نبی بھی کہا ہے (سورۂ مریم آیت ۵۱) لیکن یہ چیز کسی بھی طرح لفظ خاتم میں شبہ نہیں پیدا کرتی ہے کیونکہ نبی یعنی ایسا پیغمبر جس پر خداوند متعال کی طرف سے وحی ہوتی ہے خواہ وہ لوگوں کی تبلیغ کرنے والا ہو یا نہ ہو، لیکن رسول وہ ہے جو صاحب شریعت اور صاحب کتاب ہو لہٰذا ہر رسول نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں

نتیجہ یہ کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو خاتم انبیاء کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا اس فرض کے ساتھ کہ ہر رسول پیغمبر ہے بس رسول بھی نہیں آئے گا مثال کے طور پر نبی اور رسول کی مثال انسان اور عالم دین (منطق کی زبان میں عموم خصوص مطلق)کی نسبت پائی جاتی ہے جب بھی ہم کہیں کہ آج ہمارے گھر کوئی

انسان نہیں آیا یعنی عالم دین انسان بھی نہیں آیا، اور ہماری بحث میں اگر کہا جائے گیا کہ کوئی پیغمبر ،رسو ل خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے بعد نہیں آئے گا یعنی کوئی رسول بھی نہیں آئے گا“۔

بہائی: ”نبی اور رسول کے درمیان تباین (جدائی) پایا جاتا ہے جو نبی ہوگا وہ رسول نہیں ہوگا اور جو رسول ہوگا وہ نبی نہیں ہوگا لہٰذا ہمارا اعتراض بجا ہے“۔

مسلمان: ”لفظ رسول ونبی میں اس طرح کا فرق ،علماء اور مفکرین اور آیات وروایات کے خلاف ہے اور یہ ایک مغالطہ ہے کیونکہ تمہارا یہ مسئلہ خود آیت میں ذکر ہوا ہے“۔

“وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ”

اور لیکن وہ رسول خدا اور خاتم النبیین ہیں“۔”

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ملتا ہے:”وکان رسولا ”نبیا““موسیٰ علیہ السلام رسول بھی تھے اور نبی بھی

(سورۂ نساء آیت ۱۷۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی

(سورۂ نساء آیت ۱۷۱میں)

رسول کہہ کر پکارے گئے اور سورۂ مریم آیت ۳۰،میں نبی کہہ کر پکارے گئے ہیں اگر لفظ نبی اور رسول آپس میں ایک دوسرے کے متضاد لفظ ہوتے تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام جیسے انبیاء ان دو متضاد صفتوں کے حامل نہ ہوتے، اس کے علاوہ اور بہت سی روایتیں اس سلسلہ میں ہم تک پہنچی ہیں جس میں پیغمبر اکرم کو خاتم المرسلین کہا گیا ہے جن مییہ وضاحت کی گئی ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور آپ ہی ختم الرسل ہیں“۔

بہائی: ”جملہ خاتم النبیین سے ممکن ہے خاص پیغمبر مراد لئے گئے ہوں اس طرح تمام کے تمام پیغمبر اس آیت میں شامل نہیں ہوں گے“۔

مسلمان: ”اس طرح کا اعتراض دوسرے اعتراضوں سے زیادہ مضحکہ خیز ہے کیونکہ جو شخص بھی عربی قواعد سے تھوڑی بہت واقفیت رکھتا ہوگا وہ اس طرح کے جملہ میں ہر جگہ ”ال“سے مراد عموم لے گا اور یہاں اس الف اور لام سے مراد ”عہد“ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے لہٰذا اس سے عموم ہی مراد لیا جائے گا“

منبع : شیعہ اسٹڈیز ڈاٹ نٹ

شیعہ نظریہ: مقدمہ

عرصہ سے اس بات کی ضرورت تو محسوس کی جارہی تھی کہ نو ساختہ فرقہ
بہائیہ وبا بیہء کی رد کی جائے لیکن شاید توفیقات شامل حال نہیں تھیں کہ اس
عظیم کام کو انجام دیا جاتا اور دنیا بھر کہ امت مسلمہ اور دیگر امتوں کو اس
بات سے آگاہ کیا جاتا کہ یہ وحدانیت مذاہب کے گیت گانے والے دراصل مذاہب کے
دشمن ہیں جو انسان دشمن سازشوں کی پشت پناہی کی وجہ سے اپنا بھیس
بدل کر بھولے بھالے انسانوں کا خون چوس رہی ہیں۔ خداوندعالم جناب عمران
شیخ صاحب اور افشین کو جزائے خیر دے۔ کہ انھوں نے اپنی ذمہ داری سمجھتے
ہوئے اس عظیم کام کو انجام دیا۔ جس سے ان کا اسلام دشمن ہونا ہی نہیں
بلکہ دنیائے انسانیت کا دشمن ہونا آشکار ہوگیا۔ مخصوصًاانکا نبوت کا دعویٰ
مسمار ہوگیا۔ ہاں جس چیز کی تشنگی باقی رہ گئی تھی وہ بابیت و مہدویت
کہ دعوں کی رد تھی۔ جس کی ضرورت میں بھی محسوس کررہا تھا۔ اور
عمران شیخ صاحب کہ عرصہ دو سال کے اسرار نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کیا
کہ اگر میں کوشش نہیں کرتا ہوں تو شاید اس سلسلے میں مرنے کے بعد مجھ
سے سخت باز پُرس کی جائے اور میں اس کے تشفی بخش جواب دینے سے قاصر
ہوں ۔لہٰذا تیرہ رجب روز ولادت امیرالموٴمنین علیٰ اسلام کی صبح زیارت روز
مولود امیرالموٴمنین پڑھنے کے بعد انھیں حضرت سے مدد طلب کی ہے کہ چاہے
عیدی کے طور پر یا بھیک کے طور پر توفیق مجھے عنایت کیجئے اور شاید انھیں کی
نظر عنایت کا نتیجہ ہے کہ میں اس راہ پر گامزن ہوں امید ہے اور دعا گو ہوں
کہ جس طرح امیرالمومنین علیہ السلام نے کبھی کسی کو یا کسی کام کو بیچ
میں نہیں چھوڑا ہے ویسے ہی مجھے بھی اس کام کے انجام تک پہنچنے کی
توفیقات عنایت کریں گے۔

دنیاء اسلام میں غالبًا بہائی حضرات یہ بات عام کررہے ہیں کہ یہ شیعیت سے
نکلی ہوئی ایک شاخ ہے اور اس کا یقین لوگوں کو اس لئے بھی ہو جاتا ہے کہ
ان کی ابتداء سرزمین ایران سے ہوئی۔ جو واقعًاایک کثیر شیعہ آبادی والا ملک
ہے۔ اس کے جواب میں دو باتیں عرض کرنی ہیں۔ ایک پہلے کے جواب میں اور وہ
یہ کہ جب اللہ نے جناب نوح کی اولاد کے لئے قرآن میں عرض کردیا۔

ترجمہ:اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کہا اے نوح بیشک وہ تمہاری آلٰ میں سے نہیں
بیشک اسکا عمل غیرصا لح ہے۔ اور پھر دینا میں یہ روزبروز ہوتا رہتا ہے کہ اگر
بیٹا باپ کا فرمانبردار نہیں ہوتا یا باپ کی زندگی میں اس کی خلاف ورزی کرتے
ہوئے اس کے عہدے پر فائز ہونا چاہتا ہے تو باپ بیٹے کو عاق کردیتا ہے ۔ یعنی’
میری پدری سے نکل جا ‘ تو پھر ان نالائق اولادوں کاکیا ذکر جو اپنے باپ کی
زندگی میں نہ صرف یہ کہ اسکے عہدے پر فائز ہوں بلکہ امت کہ باپ کا خود
ہی انکار کریں۔ لہٰذا رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

من انکر واحدًا منی فقد انکرنی ۔ من انکراًخِراً منی فقد انکرنی۔
”جو کوئی ہم میں سے کسی ایک کا انکار کرے گویا اس نے میرا انکار کیا۔ یا جس نے میرے آخرکاانکار کیا اس نے میرا انکار کیا ۔“

شاید ایسے لوگوں کے لئے حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا۔
”اے میرے شیعوبیشک تمہیں خالص کیا جائے گا جیسے آنکھوں کو سرمے سے خالص کیا جاتاہے یعنی انسان کوسرمہ لگاتے وقت تومعلوم ہوتا ہے لیکن وہ کب نکل جاتا ہے اسکا پتہ نہیں لگتا بلکل اسی طرح صبح کوتوہماراچاہنے والاباایمان ہوگا لیکن شام کو ہماری ولایت سے خارج ہوگیا ہوگا یا رات میں باایمان ہوگا اورصبح ہوتے ہوتے بے ایمان ہوجائےگا۔“
غیبت نعمانی سبق۱۲ صفحہ۲۰۷۔۲۰۶

دوسری بات یا وجہ جس کی وجہ سے لوگوں کو یقین ہونے لگتا ہے کہ یہ شیعوں کی ایک شاخ ہیں وہ یہ کہ یہ لوگ ایران سے پنپے ہیں۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ اگر آپ تاریخ اسلام اور اس کے پہلے کے جاہلیت کے دور پر نظر کریں۔ جس کی گواہی قرآن نے ان الفاظ میں دی ہے۔
وَلَمَّاجَآءَ هُمْ كِتٰبٌمِّنْ عِنْدِ اللّٰ مُصَدِّقٌلِّمَامَعَهُمْ وَكَانُوْامِنْقَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ‘فَلَمَّا جَآءَ هُمْ مَّاعَرَفُوْا كَفَرُوا بِہٖ ‘ فَلَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ
سورہ بقرہ آیت ۸۹
”پس وائے ہو ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں پھر (لوگوں سے) کہتے(پھرتے) ہیں کہ یہ خدا کے ہاں سے آئی ہے تاکہ اس کے ذریعے سے تھوڑی قیمت (دنیوی فائدہ) حاصل کریں۔ پس افسوس ہے ان پر کہ ان کے ہاتھوں نے لکھا اور پھرافسوس ان پر کہ وہ ایسی کمائی کرتے ہیں۔“

کہ ذیل میں شیعہ و سنی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ۔
رسول خدا کی ولادت و بعثت سے پہلے یہودی مکہ میں آگئے تھے۔ کیونکہ ان کی کتابوں میں لکھا تھا کہ وہ نبی آنے والا ہے۔اور اس نبی کے واسطے سے کفار قریش کو ڈراتے تھے کہ نبی آکر تمہارے بتوں کو توڑ دے گا۔ اور اُسی کے واسطے سے دعا کرکے کفار قریش پر فتح و کامرانی حاصل کرتے تھے۔ لیکن جب وہ رسول آیا تو انھیں لوگوں نے جھٹلادیا۔
آثار حیدری ص۵ ۳۴

تو کیا ہم یہ کہیں گے کہ یہ یہود ی جو مکہ میں قیام پذیر تھے اور رسول اللہ کا اقرار اور ان کے توسّل سے کفار قریش پر فتح و کامرانی حاصل کرنے والے اسلام کی شاخ ہیں ؟ نہیں ہم یہ نہیں کہیں گے کہ یہ لوگ موقع پرست

تھے ۔ اور انھیں مادّی پرست دنیا اور منافقت نے اس طرح دبوچ رکھاتھا کہ ہدایت کے راستے ان کے لئے میلوں دور تھے۔ تاریخ شاہد ہے انقلاب ایران سے پہلے یہی یہودیوں کے بھیجے ہوئے لوگ ایران میں آکر بس گئے ۔ اور یہودیوں کی طرح ان لوگوں نےبھی ایران میں جنگیں لڑیں۔ اور آج یہ حکومت کی فرمانبرداری کے گیت گاتے ہیں۔اور پھر انھیں ایران سے باہر کردیا گیا۔ اگر اس وقت کے مکے میں رہنے والے یہودیوں کو اسلام کی شاخ نہیں کہا جا سکتاتو آج کے ان یہودیوں کوشیعت کی شاخ بھی نہیں کہا جاسکتا۔

بہائی حضرات صحیح بخاری کی حدیث:
لاَیَزالُ ھٰذَاالذین اِلّاَاثناعشر خلیفہ۔

یعنی دین اس وقت تک زوال کو نہیں پہنچے گا اب تک اس کے بارہ خلیفہ نہ ہوجائیں۔(باب الخلفاء)۔
اور رسول اکرم ﷺ کی یہ حدیث
”لَوْلَمْ یَبْقِ مِنَ الدَّھْرِ اِلَّا یَوْمٌوَاحِدٌلَطَوّلَ اللّٰـہُ ذَالِکَ اَلْیَوْمَ حَتَّی یَمْلِکَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِبَیْتِیْ یَمْلَاءُ الْاَرْضَ قِسْطاً وَّعَدْلاًکَمامُلِ ٔتْ بِہٖ ظُلْماً وَّجَوْراً“
ترجمہ:اگردنیاکاایک دن بھی با قی رہ جا ٔے گا تواللہ اُس دن کو اتنا لمبا کردّ گا کہ میرے اہلبیت سے ایکشخص ظہورکرے گا جو دنیا کو عدل وانصاف سے اُسی طرح بھردیگا جیسا کہ وہ ظلم وجورسے بھری ہوگی۔
مسنداحمدبن حنبل جلد۲صفحہ۳۷

یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ سلام حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کے بعد ختم ہوجائے گا۔ لہٰذاانھوں نے اپنٰ بانی مرزاعلی محمد باب کو اس منصب پر فائز کرنا چاہا۔

اس سلسلے میں انھوں نے دو طریقے کار اپنائے۔ ایک تو غلط حدیثوں کا مکمل حوالہ دئیے بغیر مرزا علی محمد کو مہدی ثابت کرنا چاہا۔ اور دوسرے شیعوں کے اصل مہدی میں شک و شبہات ڈالے تاکہ اصل عمارت جب منہدم ہو جائے تو پھر دوسری خود ساختہ عمارت منظر عام پر لا ئی جائے۔ لیکن شاید انھوں نے خود مرزا علی محمد باب کے اس قول پر نظر نہیں کی جہاں وہ خودارشاد فرماتے ہیں۔
حَلال محمدٌ ”حلالٌ“ ابدًا الیٰ یوم القیامة و حرام محمد حرام الٰی یوم القیامہ۔
صحیفہ ٔادلیہ

ہم یہاں جس انداز میں شروع کر رہے ہیں وہ بہائیوں کے کچھ شکوک و شبہات ہیں حضرت قائم علیہ السلام کے بارے میں اور پھر اس کا جواب تاکہ باتیں پہلے

اصل مہدی کے بارے میں صاف ہوجائیں تو پھر جھوٹا خود ثابت ہوجائے گا۔ کیونکہ
اصل کی پہچان ہی وہ بہترین طریقہ ہے۔ جس کی طرف اشارہ قرآن کی خود
اس آیت نے بھی کی ہے۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ‘ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔
ترجمہ: اور (اے رسول) کہہ دو کہ (دین) حق آگیا اور (دین) باطل نیست و نابود
ہوا اس میں شک نہیں کہ باطل مٹنے والا ہی تھا۔
سورہ بنی اسرائیل ‘ آیت ۸۱

لہٰذا آئیے ہم بہائیوں کے اعتراضات پر نظر کریں تاکہ ہم کو حق کی پہچان ہو
جائے اور ہم اس باطل کے شکنجے سے اپنے آپ کو محفوظ کر سکیں۔

باب بمقالہ مہدئے اسلام (ع)
محمد رضا اصفہانی

پیغمبر اسلام ﷺ بمقابلہ باب کے مقالہ کے بعدجناب عمران شیخ نے مجھ سے مہدئے
اسلام اور مرزا علی محمد شیرازی – باب ، پر ایک مقالہ کی درخواست کی ۔
میری نظر میں یہ ایک بہترین تجویز تھی – میرے اس نظریہ کی بنیاد پر کہ بہائی
مذہب کی بنیاد باب کے بارہویں امام یا مہدی ہونے پر منحصر ہے۔ اگر کوئی
شخص اس کو چلینج کرکے یہ ثابت کر لے کہ باب مہدی موعود سے کوئی متابعت
نہیں رکھتا تو مذہب بہائی زمین دوش ہو جائے۔

گزشتہ مقالوں کے جوابات جو دستیاب ہوئے ہیں، اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ
bahaiawareness.com کا مطابعہ کرنے والے تحقیق کی طرف مائل ہے۔ یہ
جوابات سکون بخش ہیں کیونکہ یہ لوگوں کے ویب سائٹ کی طرف کے رجحان
کی عکاسی کرتی ہے۔ ایسے قارئین اس مقالے سے بیحد خوش ہونگے۔ اس وجہ
سے کہ میں نے اس مقالے میں ہر مقام پر حوالوں کو تحریر کرکے اس کو
کشادگی عطا کی ہے۔ میں لوگوں کے نظریات اور تعمیر تنقید کا منتظر ہوں۔
ایک اہم نکتہ – جیسے کہ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اس دعوے کے باوجود کہ جو
بہائی مذہب اسلام کے بعد وجود میں آیا ہے، وہ اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے
کوئی حدیث پیش نہیں کرتا۔ اور جب کبھی کبھی وہ اگر اس موضوع پر حدیث
بیان بھی کرتے ہیں تو ان کے حوالے مطابعت نہیں رکھتے۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا
ہے کہ بہائی مذہب کی کتابوں کا مطالعہ کرتے وقت میں اس امید میں رہتا
ہوں کہ وہ انکے تصورات کی تصدیق میں کچھ پیش کرینگے – جیسے کہ رسالت
کا تسلسل، مہدی کا آنا یا روحانی قیامت جبکہ یہ سب اسلام کے اصول
ہیں۔ اسکے برخلاف وہ اپنی بات کو شاعروں کے ذریعے ثابت کرتے ہیں! یہ
طریقہ اس لئے بے سود ہے کہ ہم یہاں اپنے ایمان جائزہ لے رہے ہیں نہ کہ
لفظوں کے کھیل میں ملوث ہونے۔

بہائیوں کو اس بات کی آگہی ہونا ضروری ہے کہ اسلام میں تحفظ احادیث کا
ثقافتی نظام قائم ہے، جس نے اس کی بہترین خدمت کی ہے۔ مسلمان ان
احادیثوں کی طرف رجوع کرتے ہیں قرآنی آیات کو سمجھنے کے لئے۔

اس بات کے مدنظر، لوگ تعجب کرتے ہیں کہ بہائی حضرات احادیثی راہ کیوں
اختیار نہیں کرتے۔ شاید اس کی یہ وجہ ہو کہ بہائی یہ بات بہت اچھی طرح
جانتے ہیں کہ وہ اس طرح اپنے کسی بھی نظریے کو ثابت نہیں کر سکتے اور نہ
ہی کر پائینگے۔ اسی لئے قرآنی آیات کی تفسیر جاننے کے لئے وہ اپنی ہی تفاسیر
پر انحصار کرتے ہیں جبکہ رسول خدا ؐ نے اس بات کی سختی سے ممانعت کیا
ہے۔ میرے مسلمان بهائیوں کو آگاہ کیا جانا چاہئے کہ جب بھی وہ بہائی تفاسیر
کا مطالیہ کریں تو اس بات کا خیال رکھے کہ انکے دئے ہوئے حوالوں کو اچھی
طرح جانچ لیں تاکہ وہ اس آیت کے ذیل میں رسول خداؐ اور ائمہؑ کے ارشادات
سے بھی واقف ہوں۔

اور جیسا کہ مہدی کے تعلق سے جو اسلام نے بیان کیا ہے اور مرزا علی محمد
شیرازی کے درمیان کوئی موازنہ نہیں ہے۔ میرے مطالعے سے یہ بات واضح ہے
کہ احادیث رسولؐ و ائمہؑ کی پیشینگوئی میں کوئی ایک ایسا عنصر نہیں جس
میں باب کو ڈھالا جا سکے۔ قرآن کریم کی اس آیت سے میری بیحد خوصلہ
افزائی ہوئی ہے کہ جس میں اللہ تبارک وتعالی مخالفین (مسلمان،دہریے)میں
فرق کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالأَعْمَى وَالأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلاً أَفَلاَ تَذَكَّرُونَ

"یہ دو اقسام (مردوں کی) کا آپس میں موازنہ اندھے اور بہرے سے کر سکتے ہیں، اور وہ لوگ جو اچھی طرح دیکھتے ہیں اور اچھی طرح سن سکتے ہیں کیا وہ برابر ہیں۔ جب انکا موازنہ کیا جائے تم بھی تم توجہ نہیں کرتے؟" (ہود 24)

بیشك قرآن رہنمائی چاہنے والوں کے لئے رہنما ہے۔ اس آیت کی تلاوت کے ذریعے میں بیحد خوشوع و خضوع سے اللہ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ سبھی کو حق کی طرف رہنمائی کرے اور ہماری مدد کرے ایسی پریشانیوں کو عبور کرنے میں جو رہنمائی حاصل کرنے کے راستے میں جائل ہوتی ہیں میں رسول خدا اور ائمہ معصومین سے بھی مدد و رحمت کا طالب ہوں کہ وہ ہمارے لئی وصیلہ بنے ان کوتاہیوں کی معافی حاصل کرنے میں اور قیامت کے دن ہماری سفارش کریں۔

مہدی کے بارے میں پیشن گوئیاں

یہ مقالہ اسلامی مہدی اور باب جو مہدی ہونے کا دعوی کرتا ہے کے درمیان موازنے کی سیریز کا ايك حصہ ہے۔ اس سیریز کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ باب مہدی کے بارے میں اسلامی جو پیشن گوئیاں وارد ہوئی ہیں اس میں سے کسی کو بھی پورا نہیں کر پیا ہے۔ اسکے برعکس باب کے خلاف زبردیت ثبوت موجود ہے۔ ہر حصے میں آپ باب کے خلاف 100 احادیث سے زیادہ پائیںگے۔

مرزا علی محمد شیرازی باب	محمد ابن الحسن اسلامی مہدی
جیسے کہ بتایا جا چکا ہے کہ اماموں کی تعداد بارہ ہے اور جسے خود باب نے انکے ناموں کے ساتھ تسلیم کیا ہے ، پھر باب کا مہدی (بارہویں امام) ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ؟ شاید بہائی حضرات ہی اسکا جواب دے سکیں۔ بہائیوں نے نہ صرف بارہویں امام کا عہدہ غضب کیا ہے بلکہ انکے القاب کو بھی غضب کیا ہے۔ قارئین حضرات تفسیر کوثر، دیلولس صباح اور صحیفۂ ادلیہ کا مطالعہ کر سکتے ہیں ہر کتاب میں باب نے امام کے نام اور القاب کو اپنے لئے استعمال کئے	رسول خدا ص سے منقول 271 احادیث میں وارد ہوا ہے کہ : اسلام اس وقت تك مکمل نہ ہوگا جب تك میرے بعد میرے 12جانشین نہ آجائے جو سب کے سب قریش سے ہونگے۔ (قریش رسول خدا ص کا قبیلہ ہے۔ اپنے جانشینوں کو قریش سے محدود کرنے سے رسول خدا نے یہ اشارہ کیا ہے کہ انکے جانشین عرب ہونگے، نہ کہ فارس سے یا کسی اور خاندان سے۔) قارئین کے مفاد کے لئے کچھ حوالے نیچے بیان کئے جا رہے ہیں: 1- صحیح بخاری ج 4 ص 175دہلی 1355 2- صحیح ترمذی ج 2 ص 45 دہلی1

342 3- صحيح مسلم ج 2 ص 191 مصر 1348 4- صحيح ابى داؤد ج 2 كتاب المہدى ص 208 مصر 5- تاريخ بغدادى ج 2 ص 126 1349 6- مصند احمد ابن حنبل ج 5 ص 106 34 احاديث ج 5 ص 76 1 حديث ج 5 ص 78 2 احاديث ج 5 ص 79 1 حديث ج 5 ص 90 3 احاديث ج 5 ص 92 2 احاديث ج 5 ص 93 3 احاديث ج 5 ص 94 1حديث ج 5 ص 95 2حديث ج 5 ص 96 2 احاديث ج 5 ص 97 2حديث ج 5 ص 98 4 احاديث ج 5 ص 99 3 احاديث ج 5 ص 100 1 حديث ج 5 ص 101 2 احاديث ج 5 ص 107 2 احاديث ج 5 ص 108 1 حديث 7- مستدرك على الصحيحين ج 3 ص 617 حيدراباد 1336 8- مستدرك على الصحيحين ج 3 ص 618 حيدراباد 1336 9- تيسير الوصول الى جامع الاصول ج 2 ص 34 مصر 1346 10- تاريخ الخلفاء ص 8 انڈيا 11- ينابيع المودۃ ص 665 دلچسپ بات تو یہ ہے کہ خود مرزا علی شیرازی بھی 12 امام (جانشین پیابر)کی گواہی دیتے ہوئے ان کو اپنی کتاب صحیفہ ادلیہ میں درج بھی کیا ہے۔	ہیں بہائیوں نے غلط طریقہ سے ان القاب کو باب اور بہاؤاللہ کے لئے استعمال کئے ہیں۔

مہدی آخری امام ہوگا

یہ مقالہ اسلامی مہدی اور باب جو مہدی ہونے کا دعوی کرتا ہے کے درمیان موازنے کی سیریز کا ایک حصہ ہے ۔ اس سیریز کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ باب مہدی کے بارے میں اسلامی جو پیشن گوئیاں وارد ہوئی ہیں اس میں سے کسی کو بھی پورا نہیں کر پایا ہے۔ اسکے برعکس باب کے خلاف زبردیت ثبوت موجود ہیں۔ ہر حصے میں آپ باب کے خلاف 100 احادیث سے زیادہ پائیگے۔

مرزا علی محمد شیرازی باب	محمد ابن الحسن اسلامی مہدی
رسول خدا ﷺ نے واضح طور پر بیان کر دیا تھا کہ مہدی کی آمد سے ہی اسلام مکمل ہوگا اور اسی کے ذریعے اسلام ساری دنیا میں پھیلے گا اور دوسرے تمام ادیان پر غلبہ حاصل کرے گا۔ مرزا علی محمد شیرازی کے آنے سے کوئی بھی پیشنگوئی ثابت نہیں ہوئی، جو اسکے اس دعوے کو کہ وہ مہدی موعود ہے رد کرتا ہے۔	رسول خدا ﷺ سے منقول احادیث کے مطابق مہدی اماموں میں آخری ہوگے۔ یہ رسول خدا کے 136 احادیث میں نقل ہوا ہے۔ قارئین کے مفاد کے لئے کچھ حوالے نیچے بیان کئے جا رہے ہیں: 1- شرح نہج البلاغہ ج 1 ص 206 خطبہ 157 2- بیان شافعی ص 506 3- عقد الدرر باب 1 ص 25 4- عقد الدرر باب 7 ص 142 5- عقد الدرر باب 7 ص 145 6- مجمع الزوائد ج 7 ص 316-317 7- مقدمۂ ابن خلدون باب 53 ص 252 8- الفصول المہمہ حصہ 12 ص 297-298 9- عرف الوردی – سیوتی ج 2 ص 61 10- سوائق المحرقہ – ابن حجر مکی ص 163 باب 11 حصہ 1 11- تمیز الطیب ص 196 ح 1493 12- کنز الامال ج 14 ص 597 ج 36972 13- البرہان متقی الہندی ص 91 باب 2 ح 7-8 14- فرائد الفوائد الفکر باب 1 ص 3 15- اسد الراغبین ص 145 16- نور الابصار شبلنجی ص 177 17- الامامت والتبصرۃ ص 92 ح 71 18- کمال الدین ج 1 باب 22 ص 31

	19- اعمالیٔ مفید ص 277 خطبہ 36 ح 8 20- اعمالیٔ طوسی ج 1 ص 63 21- الملاحم - سید ابن طاؤس باب 191 ص 76-95 22- کشف الغمہ ج 3 ص 263 23- اثباۃ الہداۃ – شیخ حر آملی ج 3 ص 596 24- حلیۃ الابرار ج 1 باب 43 ص 450 25- غایۃ المرام باب 161 ص 700 ح 105 26- بحار الانوار ج 32 باب 8 ص 298 ح 257 27- منتخبۃ الاثر باب 1 ص 152 ح 32

مہدی کی پیدائش

یہ مقالہ اسلامی مہدی اور باب جو مہدی ہونے کا دعوی کرتا ہے کہ درمیان موازنہ کی سیریز کا ایک حصہ ہے ۔ اس سیریز کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ باب مہدی کے بارے میں اسلامی جو پیشن گوئیاں وارد ہوئی ہے اس میں سے کسی کو بھی پورا نہیں کر پیا ہے۔ اسکے برعکس باب کے خلاف زبردیت ثبوت موجود ہے۔ ہر حصے میں آپ باب کے خلاف 100 احادیث سے زیادہ پائیگے۔

مرزا علی محمد شیرازی باب	محمد ابن الحسن اسلامی مہدی
باب کی پیدائش کو صرف بہائی تاریخدانوں نے ہی نقل کیا ہے۔ جبکہ مہدی کی پیدائش کا ذکر دونوں شیعہ اور سنی تاریخدانوں نے نقل کیا ہے۔ جس طرح ساتھ والے کالم میں درج کیا گیا ہے کہ مہدی باب کے پیدا ہونے سے 1000سال قبل پیدا ہو چکے ہیں پھر باب کا مہدی موعود ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسلامی مہدی نے پیدا ہوتے ہی سجدہ	صدیوں سے 215 تاریخدانوں نے مہدی کی پیدائش 15 شعبان 255 ہجری میں ہونا درج کیا ہے۔ کچھ تاریخدانوں کے نام نیچے بیان کئے جا رہے ہیں: 1- ابن سباغ مالکی 2- ابن خلکان 3- ابن حجر مکی شافعی 4- قاضی حسین دیار بکری 5- شیخ الجمال الدین ابو الفرج 6- نور الدین عبد الرحمن ابن احمد ابن قوام الدین جامی 7- محمد ابن یوسف شافعی 8- ابو بکر احمد ابن حسین

میں جاکر سورۂ بنی اسرائیل کی 81 ویں آیا کی تلاوت کی **وَقُلْ جَاء الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا** اورکو: حق (اب) آگیا، اور باطل نابود وگیا، کیونک باطل کو مٹنا ی تھا ان ک والد بزرگوار ن انک بیٹ مدی کا اپن معتمد اصحاب کو تعرف بھی کروایا اور انیں اپن جانشین ک طور پر پچنوایا مزرا علی محمد باب ک والد ن ایسا کچھ بھی ن کیا شاید و اس بات س واقف تھ ک انکا بیٹا مرزا سید نیں باب خود اپنی کتاب تفسیر سورۂ کوثر میں اس بات کو قبول کرتا ک اسن ایك شخص کو خانۂ کعب میں کھڑا پایا جس باب ن مدی جانا اور انکی طرف جانا چاا جب باب خود کسی دوسر کو مدی تصور کرتا ، پھر بائی کیوں اسک برخلاف دعوی کرت یں؟	9- شیخ کمال الدین ابو صائم محمد ابن طلح شافعی 10- الحافظ ابو محمد احمد ابن 11- فضل ابن روزبحان 12- ابو محمد عبد الل ابن احمد ابن محمد 13- محی الدین ابو عبد الل

مدی کا عدل

ی مقال اسلامی مدی اور باب جو مدی ون کا دعوی کرتا ک درمیان موازن کی سیریز کا ایك حص ۔ اس سیریز کا مقصد ی ثابت کرنا ک باب مدی ک بار میں اسلامی جو پیشن گوئیاں وارد وئی اس میں س کسی کو بھی پورا نیں کر پیا ۔ اسک برعکس باب ک خلاف زبردیت ثبوت موجود ۔ آپ باب ک خلاف 100 احادیث س زیاد ر حص میں پائیگ۔

مرزا علی محمد شیرازی باب	محمد ابن الحسن اسلامی مدی
دوسروں کی باتوں کی طرف غور ن کرت وئ خود قرزا علی محمد	رسول خدا ن پیشن گوئی کی تھی ک مدی زمین کو عدل و انصاف س بھر

شیرازی، باب اپنے پیدائشی جگہ ایران
میں بھی عدل و انصاف قائم نہ
کرسکا۔ اگر باب کے وقت میں انصاف
قائم ہو چکا ہوتا، تو بہائی کیوں ایران
میں نا انصافی کا سامنا کرنے کے بعد
روتے ہیں۔

خود باب نے ایران کی حکومت کے
خلاف جنگ کا اعلان کرکے ہزاروں
معصوم بچوں اور عورتوں کا قتل عام
کرکے نا انصافی کی ہے۔ عیر بہائی کے
قتل کے لئے بہائی نےتشددی وکالت اور
کانون بنائے۔ اس بات کی ااطلاع والا
اور کوئی نہیں بلکہ مرزا جانی، نقطہ
القاف کے مصنف ہیں، جو بہائی کی
سب سے پرانی تاریخی کتاب ہے۔

دیگا جس طرح وہ ظلم و جور سے
بھری ہوگی۔ یہ 130احادیث دونوں
شیعہ اور سنی علمائ نےنقل کیاہے۔
اہم بات یہ ہے کہ انصاف ان کی
زندگی میں ہوگا نہ کی ان سے قریب
یا بعید مستقبل میں۔
قارئین کے مفاد کے لئے کچھ حوالے نیچے
بیان کئے جا رہے ہیں:

1- مسند احمد ابن حنبل ج 2 ص 37
2- الملاہم ابن المسنوی ص 42
3- البیان – شافعی باب 1 ص 505
4- عقد الدرر ص 62 باب 4 حصہ 1
5- فرائد السمتین ج 2 ص 310ح 561
6- مجمع الزوائد ج 2 ص 313
7- میزان الاعتدال ج 3 ص 97
8- الفصول المہمہ حصہ 12 ص 297
9- عرف الوردی – سیوطی
ج 2 ص 57
10- تفسیر در المنصور – سیوطی
ج 2 ص 58
11- سوائق المحرقہ – ابن حجر مکی
ص166باب 11حصہ 1
12- العقول المختصر ص 5 باب 1 ح 8
13- البرہان – متقی ہندی
ص 79باب 1 ح 21
14- کنزل الامال
ج 14 ص 261 ح 38653
15- فرائد الفوائد الفکر باب 3 ص 7
16- اصف الرغائب ص 148
17- نور الابصار – شبلنجی ص 177
18- ینابیع المودہ باب 85ص 469اور
باب94ص 487
18- الضاء ص 119
20- الاتر الوردی ص 69
21- غقیدۂ اہل سنت ص 9
22- دلائل الامامہ ص 249
23- غیبت طوسی ص 111
24- الملاہم – سید ابن طاؤس
باب 23ص 165

25- كشف الغمہ ج 3 ص 261 26- اثبات الہدی – شیخ حر عاملی ج 3ص502باب 32ح 291 27- اثبات الہدی – شیخ حر عاملی ج 3 ص574باب 32حصہ 49ح 726 28- اثبات الہدی – شیخ حر عاملی ج 3 ص575 باب 49 ح 723 29- حلیۃ الابرار ج 2 باب 56 ص 703ح 53 30- حلیۃ الابرار ج 2 باب 56ص 713ح 101 31- غایۃ المرام باب 161ص 692ح 5 32- غایۃ المرام باب 161 ص 700 ح 89 33- غایۃ المرام باب 161 ص 703ح 137 34- بحار الانوار ج 51 باب 1 ص 76 ح 23-26 35- بحار الانوار ج 51 ص 81 36- بحار الانوار ج 51 ص 92 37- منتخب الاثر باب 1 حصہ 2 ص 169ح 70 38- منتخب الاثر باب 1 حصہ 2 ص 170 ح77	

مہدی کا ظہور

یہ مقالہ اسلامی مہدی اور باب جو مہدی ہونے کا دعوی کرتا ہے کے درمیان موازنہ کی سیریز کا ایک حصہ ہے ۔ اس سیریز کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ باب مہدی کے بارے میں اسلامی جو پیشن گوئیاں وارد ہوئی ہیں اس میں سے کسی کو بھی پورا نہیں کر پایا ہے۔ اسکے برعکس باب کے خلاف زبردیت ثبوت موجود ہیں۔ ہر حصہ میں آپ باب کے خلاف 100 احادیث سے زیادہ ہی پائیگے۔

محمد ابن الحسن اسلامی مہدی	مرزا علی محمد شیرازی باب
اسلامی مہدی کی طولانی غیبت ہوگی اور اسکے بعد انکا ظہور ہوگا یہ 91 روایتوں میں دونوں شیعہ اور	روایتوں میں لفظ آیا ہے کی مہدی ظاہر ہوگا غیبت کے بعد اور یہ نہیں کہ مہدی پیدا ہوگا۔ یہ بہائی عقائد کو

رد کرتی ہے کہ باب کہدی کا پلٹنا ہے۔

مرزا علی محمد شیرازی، باب خود اپنی کتاب تفسیر سورۂ کوثر میں بارہویں امام کی غیبت کا اعتراف کرتا ہے۔

بہائی اس بات پر بحث کرتے ہیں کہ باب کا قید ہونا غیبت کے برابر ہے۔ جبکہ وہ دو جہتوں سے غلطی پر ہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ جب بھی کوئی مجرم قیدی بنے تو وہ غیبت کے مقام کا اہل قرار دے سکتا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ، حدیثوں میں غیبت کا جو مفہوم وارد ہوا ہے وہ ہے یرونہ ولا یعرفنہ – لوگ انہیں دیکھیں گے مگر پہچان نہ پائے گے کہ وہ بارہویں امام ہیں۔ اس نظریہ کی مثال ہمیں واقعۂ یوسفؑ میں ملتی ہے جب بھائیوں نے ان سے ملاقات کی جی کہ وہ مصر کے بادشاہ تھے تو انہوں نے اسے دیکھا مگر پہچان نہ پائے کہ یہ وہی یوسف ہے جس کو انہوں نے بچپنے میں مار دینا چاہا تھا

سنی راویوں سے نقل کی گئی ہے جو آخر میں جاکر جابر ابن عبد اللہ انصاری، علی ابن ابی طالبؑ، ابو عبد اللہ، ابو جعفر، ابن عباس، امام رضاؑ اور دوسرے اصحاب کے جا ملتی ہے۔ قارئین کے مفاد کے لئے کچھ حوالے نیچے بیان کئے جا رہے ہیں:

1- کمال الدین ج 1باب 25ص 287ح 5

2- کمال الدین ج 2 باب 38ص 394ح 4

3- کمال الدین ج 1 باب 25ص 286ح 3

4- کمال الدین ج 2 باب 35ص 372 ح 2

5- کمال الدین ج 1 باب 6ص 145ح 12

6- کمال الدین ج 1 ص 51

7- فرائد السمتین ج 2 ص 335ح 574

8- اثبات الہدی ج 3 ص 461باب 32حصہ 5 ح587

9- اثبات الہدی ج 3 ص 460 باب 32 حصہ 5ح 503

10- اثبات الہدی ج 2 ص 574باب 32 حصہ47ح 710

11- اثبات الہدی ج 1 ص 550 باب 9 حصہ 18ح 378

12- بحار الانوار ج 51 ص 68 باب 1 ح 257

13- بحار الانوار ج 52ص 90باب 20 ح 1

14- بحار الانوار ج 13ص 36باب 2 ح 17

15- بحار الانوار ج 49ص 237 باب 17 ح 6

16- بحار الانوار ج 51 ص 156باب 8 ح 4

17- بحار الانوار ج 53 ص 65 باب 29 ح 56

18- بحار الانوار ج 36ص 309 باب

41 ح 148 19- بحار الانوار ج 51 ص 71-72 باب 1 ح 13، 16 20- غایۃ المرام باب 141 ص 695 ح 30 21- ینابیع المودۃ ص 488 باب 94 22- منتخب الاثر باب 25 حصہ 2 ص 249 ح 8 اوپر کی باتوں کے علاوہ، مرزا علی محمد تعائی خود اسلامی مہدی کی غیبت کو اپنی کتاب صحیفۂ ادلیہ میں تسلیم کرتے ہیں ۔	

مہدی کی طولانی عمر

یہ مقالہ اسلامی مہدی اور باب جو مہدی ہونے کا دعوی کرتا ہے کے درمیان موازنہ کی سیریز کا ایك حصہ ہے ۔ اس سیریز کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ باب مہدی کے بارے میں اسلامی جو پیشن گوئیاں وارد ہوئی ہیں اس میں سے کسی کو بھی پورا نہیں کر پیا ہے۔ اسکے برعکس باب کے خلاف زبردیت ثبوت موجود ہیں۔ ہر حصہ میں آپ باب کے خلاف 100 احادیث سے زیادہ پائیگے۔

محمد ابن الحسن اسلامی مہدی	مرزا علی محمد شیرازی باب
اس کوضوع پر شیعہ اور سنی تاریخدانوں نے جو نقل کیا ہے وہ 318 احادیث سے زائد ہیں یہ کہنے کے بعد یہ کہنا بہت ضروری ہے کہ اسلامی مہدی ہی صرف تاریخ وہ شخصیت نہیں ہے جنہیں طولانی عمر مرحمت ہوئی ہو اصل میں تاریخ میں ایسی دوسری کئی مثالین موجودہیں جنہیں طولانی عمر مرحمت ہوئی ہیں مسلمان برادران کے لئے یہاں صرف ایك مثال پیش کی جارہی ہے۔ **وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا** اور بیشك ہم نے نوحؑ کو انکی قوم	مرزا علی محمد شیرازی باب نے طولانی عمر نہ پائی ہے در اصل ان کی عمر اوسطا ایك آدمی کی عمر سے بھی کم تھی ہے اس کی پیدائش 1819 میں ہوئی اور 1850 میں قتل کر دیت گیا جس کی وجہ سے اسکی عمر صرف 30 سال کی رہی ہے یہ حضرت نوحؑ کی مثال سے کوسوں دور ہے جنہوں نے 900 سال لوگوں کے درمیان زندگی بسر کی ہے اگر مہدی کی عمر 32سال ہونا تھی تو حضرت نوحؑ کی مثال دینے کی کیا ضرورت تھی بہائیوں کو اس سوال کا جواب ضرور دینا چاہئیے۔ در اصل باب کی عمر اتنی کم تھی کہ وہ اپنی کتاب البیان اپنی زندگی میں

مکمل نہ کر پایا اور اس نے وصیت کی کہ اسکا جانشین مرزا یحیی نوری اس کو مکمل کرے۔ اس مختصرِ سی زندگی میں اسکا مذہب، عقیدۂ باب ساری دنیا کی بات درکنار ،تمام ایران میں بھی نہ پھیل پایا

کی طرق بھیجا، پھر وہ اپنی قوم میں ہزار میں پچاس سال کم رہے۔ ۔(عنکبوت 14)

اس آیت کے مطابق حضرت نوحؑ لوگوں کے درمیان 950 سال رہے۔ اس آیت کے ذیل میں احادیث واضح طور پر یہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت نوحؑ کی کل عمر 2500 سال سے زائد تھی۔

اصل میں امام صادقؑ کی حدیث کے مطابق اللہ نے حضرت نوحؑ کو طولانی عمر اسی لئے عطا کی تاکہ وہ امام مہدیؑ کی طولانی عمر کے لئے حتمی ثبوت بنے۔

کچھ تاریخدانوں جنہوں نے امام مہدی کی طولانی عمر کا تذکرہ کیا ہے وہ نیچے بیان کئے جا رہے ہیں:

1- منتخبہ الاثر باب 30 حصہ 20 ص 276
2- کشف المحجہ باب 79
3- تذکرت الخواص – سبت ابن جوزی ص 377
4- البیان فی اخبار صاحب الزمان باب 25
5- المعمرون (کل کتاب اسی موضوع پر)
6- تفسیر الجواہر ج 17 ص 224
7- اظہار الحق ج 2 ص 124
8- مہدیٔ موعود علی روانی ص 585
9- الامام المہدی من المحد الی الظہور ص 353
10- تاریخ مروج الذہب – مسعودی ج 1،2
11- اثبات الوصیت – مسعودی
12- داد گستر جہاں ص 302
13- کمال الدین ج 2 باب 52 ص 549
14- چہرۂ درخشان امام زمانہ ص 268
15- غیبت طوسی ص 81
16- یوم الخلاص ص 164

	17- كشف الغمہ ج 3 ص 333 18- بحار الانوار ج 51 ص 263

مہدی کی ونشاولی

یہ مقالہ اسلامی مہدی اور باب جو مہدی ہونے کا دعوی کرتا ہے کے درمیان موازنہ کی سیریز کا ایک حصہ ہے ۔ اس سیریز کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ باب مہدی کے بارے میں اسلامی جو پیشن گوئیاں وارد ہوئی ہیں اس میں سے کسی کو بھی پورا نہیں کر پیا ہے۔ اسکے برعکس باب کے خلاف زبردیت ثبوت موجود ہے۔ ہر حصے میں آپ باب کے خلاف 100 احادیث سے زیادہ پائیگے۔

مرزا علی محمد شیرازی باب	محمد ابن الحسن اسلامی مہدی
اس کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام پر نہ تھا۔ رسول اللہﷺ کا نام محمد تھا نہ کہ علی محمد اس کی کنیت رسول اللہﷺ کی کنیت نہ تھی۔ در اصل اس کی کمیت کا کوئی پتہ موجود نہیں ہے۔ وہ مرزا تھا سید نہیں ۔ سید اسے کہا جاتا ہے جس کے والد کی ونشاولی رسول خداﷺ سے ملتی ہو۔ مرزا لقب اس شخص کو دیا جاتا ہے جس کی ماں رسول اللہﷺ کی اولاد سے ہو نہ کی باپ۔ جبکہ ایران میں ایک طریقہ چلا آرہا ہے کی کسی بھی محترم شحص کو وہ سید کہتے ہیں جس کی بنا پر باب کو سید کا لقب ملا۔ دراصل باب کو جو سید کا لقب ملا وہ وہاں کی ثقافت کے طور پر ملا نہ کی اس کی پیدائش کی بنا پر۔ مرزا علی محمد اہلبیت رسول میں سے نہیں ہے ۔ اہلبیت ایک مخصوص اصطلاح ہے جو رسول کے گھرانہ کو دیا گیا ہے۔ جبکہ کو لوگ	اس موضوع پر شیعہ اور سنی راویان نے جو نقل کیا ہے وہ 399 احادیث سے زائد ہیں قارئین کے مفاد کے لئے یہاں کچھ کتابوں کا ذکر کیا جا رہا ہیں: 1- ينابيع المودہ ص 433 2- نور الابصار – شبلنجی ص 134 3- منتخب كنز الامال ج 6 ص 32 4- البرحان فی علامات مہدیٔ آخر الزمان باب 2 5- مسند احمد ابن حنبل ج 2 ص 133 6- سنن ابی داؤد ج 6 ص 94 ح 4242 7- معالم سنن ج 4 ص 336 8- مستدرك صحيحين – حاكم نيشاپوری ج 4 ص 466 9- حليہ الاولياء ج 5 ص 159 10- عقد الدرر باب 4 ج 1 ص 4905 11- جمع الجوامع ج 1 ص 545 12- البرحان – متقیٔ ہندی ص 103 باب 4 ح 3 13- كنز الامال ج 14 ص 269 ح 37675 14- تذكرہ – قطبی ج 2 ص 800 15- عرف الوردی – سيوطی ج 2 ص 800 16- در المنصور – سيوطی ج 2 ص 65

رسول کی آل (سید – جس کی وضاحت اوپر کی جا چکی)س یں و بھی البیت مین شامل نیں	17- صوائق المحرق – ابن حجر مکی ص 163 باب 11 18- منتخبت الاثر باب 2 ص 442 19- الملام – سید ابن طاؤس باب 9 ص 22-23 20- بشارت المصطفی ص 250 21- صراط المستقیم ج 2 ص 242 باب 11 22- اثبات الدی ج 3 ص 607 باب 32 ح 120 23- غایت المرام ص 697 باب 141 ح 54 24- بحار الانوار ج 51 ص 365 25- مناقب شر آشوب ج 1 ص 292

شیع نظری: پلا شک: مدی علی السلام کا نام

سوال ۱

بائی حضرات مدی کا نام رسول الل کا نام نیں جانت بلک مدی کا نـام علی محمد جانت یںاس سلسل میں ی مندرج ذیل روایتوں کا سارا لیت یں

)الف) عن النبی اسم اسم علی و انا تحت رجل

فوائد المخلصین

”رسول اللہ نے فرمایا اس کا نام علی ہو گا اور میں اس کے پیر کے نیچے ہوں گا“۔

جوابات:
بہائی مبلغ نے جس کتاب کا حوالہ دیا ہے یعنی فوائد المخلصین وہ شیعہ کتابوں میں سے نہیں ہے۔

معلوم نہیں ایسی کوئی کتاب ہیں بھی یا نہیں کیونکہ نہ کتاب کے موارخ کا نام بتایا ہے نہ ہی صفحہ نمبراور اشاعت کی جگہ بتائی ہے۔

احتمال ہے کہ یہ کتاب سید کاظم رشتی کی ہو جو خود بہائیت اور بابیت کے بانیوں میں سے تھے۔

اگر اس حدیث کو مان بھی لیا جائے تب بھی ترجمہ غلط ہے ’ یعنی اس کا نام علی ہوگا ”غلط “ہے ہاں ”علی “ کے ”اسم “ نہ ہو تا تو یہ ترجمہ صحیح ہوتا حالیہ صورت میں اس کا صحیح ترجمہ ہے کہ اس کانام بلند ہوگا‘ کیونکہ ’ اسم‘ ’موصوف‘ اور’ علی‘ صفت ہے۔

اس کے علاوہ ’ انا تحت رجلہ تو اس کا مطلب برابر کے نہیں ہوتا ’ تحت‘ یعنی ’نیچے‘ نہ کہ ’برابر‘ اور رسول اللہ ایسی غلطی نہیں کرسکتے۔

تو پھر جتنے علی محمد کے نام والے ہوں سبھی مہدی ہوسکتے ہیں کیوں صرف مرزا علی محمد۔

نتیجہ:
بہائی مبلغین جو حوالہ دیتے ہیں نہ اس کا سر ہوتا ہے نہ پیر۔
عربی ترجمہ کرنے میں بھی غلطی کرتے ہیں ۔
ایسی کوئی حدیث موجود ہی نہیں۔
ایسی حدیث موجود ہونے کی صورت میں ہر ’ علی محمد ‘ نامی شخص اپنے آپ کو مہدی کہہ سکتا ہے۔

سوال ۲:
بہائی مبلغ مہدی کا نام ’علی محمد‘ہوگا ثابت کرنے کے لئے امیرالموٴمنین سے ایک حدیث پیش کرتے ہیں۔

قالامیرالموٴمنین علیہ السلام : ہو ذوالاسمین الاعلین۔ کشف الغمہ

جواب

علامہ مجلسی نے اس حدیث کو کشف الغمہ سے صرف ذوالاسمین ہی نقل کیا ہے۔ لہٰذا یہ "الاعلین" جو ہے وہ زیادہ ، اضافی

ذوالاسمین یعنی دوناموں والا۔ اس سے علی محمد کے نام کی شناخت نہیں ہوتی۔

اگر اس سے مراد علی اور محمد لے بھی لیا جائے تو یہ دو الگ الگ لوگوں کے نام ہوں گے۔

کوئی بھی دو نام والا اپنے آپ کو مہدی کہلا سکتا ہے۔

رسول اللہ نے مہدی کا نام اپنا نام بتایا ہے ۔ رسول اللہ کا نام تو علی محمد نہیں تھا۔

یہ حدیث مہدی کے نام کے لئے پیش ہی نہیں کی گئی ہے۔

نتیجہ:

اصل حدیث میں اعلیین کا اضافہ اس لئے کیا گیا ہے تاکہ 'علی' اور 'محمد' جس کا اس میں ذکر نہیں ہے لایا جا سکے۔

سوال۳

بہائی حضرات مہدی علیہ السلام کا نام 'علی' لانے کے لئے نہج البلاغہ کے حوالہ سے حدیث پیش کرتے ہیں ۔ "انا الذی یصلی خلفہ عیسی ابن مریم"یعنی "میں ہوں جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ نماز ادا کریں گے۔"

جواب:

ایسا کوئی جملہ نہج البلاغہ میں موجود ہی نہیں ہے۔

اس جملہ کو نہ علامہ مجلسی نے بحارالانوار کے کس حوالہ میں نقل کیا ہے اور نہ ہی سیّد رضی رحمۃ اللہ نے اور کس جگہ۔

چونکہ یہ جملہ نہج البلاغہ میں موجود نہیں ہے لہٰذا مبلغ نے اس کا پورا حوالہ نہیں دیا تاکہ حق کوڈھونڈنے میں تکلیف محسوس ہو۔

اس خطبہ کو سب سے پہلے محمود علی دیدار نے خطبہ البیان میں اور بعد ازاں شیخ رجب علی برسی صوفی نے اپنی مشارق الانوار میں نقل کیا ہے۔ اس خطبہ کا بہت سا ۔ حصّہ افترا ہیں ۔ ایک جگہ امیرالموٴمنین سے یہ بھی نقل کیا ہے ۔'انا خالق السموات والارض' " آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا میں ہوں۔" جو سراسر افترا پر دازی پر مبنی کیا علی علیہ السلام کبھی الوہیت کا دعویٰ کرسکتے ہیں؟ اور وہ بھی ایسے سیاسی حالات میں جب علی اپنے خلیفہ بلا فصل نہ کہے پائے۔

اگر صحیح بھی مان لیا جائے تو بھی مہدی کا نام 'علی ' ہوگا 'علی محمد' پر تو یہ حدیث صادق نہیں آتی۔

اس جملہ میں یہ تو نہیں کہا گیا ہے کہ میرے ہم نام کے پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے بلکہ ان کے بعد الذی لگا کر یہ کہا ہے ، و ہ خود ہو گا جس کے پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے۔

نتیجہ:

غلط حوالے پیش کرنا بہائیوں کا شیوہ رہا ہے ۔اس کا مقصد صرف دھونس اور دبدبہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں ۔

یہ اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے نہ رسول کو چھوڑیں اور نہ ہی آئمہ معصومین کو چھوڑتے ہیں۔بلکہ سب پر افترا پردازی کرے۔

غلط ترجمہ کرکے بھولے بھالے لوگوں کو بہکانا چاہتے ہیں ۔لیکن شاید ان کی نظر سے یہ حدیث نہیں گذری رسول اللہ نے فرمایا ہے 'انا مدینة العلم و علیٌ بابھا' "میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے"آج ہم شیعیان علی ابن طالب بھی علم کو دروازہ پر ہی چھان کر بھیجتے ہیں۔ وہ غیر ہوں گے جو ہر مثال قبول کر لیتے ہیں ۔ شیعوں کے ایسے علماء موجود ہیں۔ عربی زبان سے بھی واقف ہیں اور اپنی اور غیروں کی کتابوں سے بھی۔ اس کے علاوہ کا مہدی اس دنیا سے جا چکا ہے۔ اور وہ کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔شیعوں کا مہدی آج بھی زندہ ہے اور بقول امیرالموٴمنین علی ابن ابی طالب کے امام چاہے ظاہر ہو یا غائب دو کام ضرور کرتا ہے۔ ایک امت کی ہدایت کا اور دوسرے دشمنوں میں تفرقہ کا وہ امام بھی شیعوں کو ہدایت کردیتا ہے ۔ بشرطیکہ ہدایت قبول کرنے کے لئے دروازہ کھلا رکھیں۔ اور تفرقہ تو خود بہائیت میں پڑ چکا ہے۔

سوال۴

بہائی حضرات مہدی کا نام ”علی محمد“ ثابت کرنے کے لئے اگلی حدیث مشارق الانوار سے پیش کرتے ہیں قال امیرالمؤمنین علیہ السلام ’انا الجانب والجنب محمد‘ یعنی امیرالمؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ’اس کے نام کے ایک طرف میں ہوں اور دوسری طرف محمد ‘ یعنی ’ علی محمد‘۔

جواب

علامہ مجلسی علیہ الرحمة والرضوان ارشاد فرماتے ہیں کہ ’ مشارق انوار اور الفین حافظ رجب علی کی برسی کی ہیں۔
ولا اعتمد علی ما یتفرد بنقلہ لا شتمال کتابیہ علی مایو ہم الخبط والخلط۔” یعنی میں ان کی تنہا نقل کردہ چیزوں پر بھروسہ نہیں کرتا اس لئے کہ ان کی دونوں کتابوں میں ایسی باتیں ہیں جو ضبط اور خلط کی موہم ہیں۔ “

شیخ حرعاملی نے وسائل الشیعہ میں تحریر فرمایا ہے کہ ’حافظ رجب علی کی کتاب میں حد سے تجاوز باتیں درج ہیں ۔ اور بسا اوقات ان کی طرف غلو کی نسبت دی جاتی ہے۔‘
سفینة البحارج اص ۵۱۱

مندرجہ بالا بیانات سے یہ معلوم ہوا کہ یہ حدیث خبر واحد ہے اور کتاب کے لکھنے والے نہ صرف قابل اعتماد نہیں بلکہ ان پر غلو کی نسبت بھی دی جاتی ہے۔

اس حدیث کو اگرصحیح مان بھی لیا جائے تو اس میں امیرالمؤمنین علیہ السلام نے یہ کہاں کہا ہے کہ مہدی کا نام ’علی محمد‘ ہوگا۔

جانب والجنب کا ترجمہ اگریہی کیا گیا ہے کہ اس کے ایک طرف میں اور دوسری طرف محمد ہوں گے تو اصل بیچ والے کا نام تو درج نہیں ۔ مثال کے طور پر اگر اس کا نام ’ علی باقر محمد‘یا ’محمد باقر علی‘یا باقر کی جگہ کچھ اور بھی تو ہو سکتا ہے وہ بیچ والے کو کیوں چھوڑ دیا۔ اور صرف علی محمد کیسے لے لیا۔

جانب والجنب میں علی کے نام کا تعین کس طرف ہے یہ بھی تو نہیں کیا گیا ۔ بھائی وہ’محمد علی ‘بھی تو ہو سکتا ہے بہائیوں کے Logic کے حساب سے۔

نتیجہ

بہائی حضرات نے چونکہ وقت کے اما م سے دشمنی لی ہے لُذا ان کی عقلوں پر پتھر پڑ گیا ہے۔ اور وہ سیدھی سادی باتیں سمجھنے سے انکار کردیتے ہیں ۔ اور غلط چیزوں کو ایسے عالمانہ انداز میں پر اعتمادی کے ساتھ پیش کرتے ہیں کہ بھولے بھالے لوگ اسکے چکر میں آجائیں۔ اور صحیح عقیدے سے منہ موڑ بیٹھیں۔

قارئین کی معلومات میں اضافہ کی خاطر ہم یہاں ان کچھ صحیح حدیثوں کو پیش کرتے ہیں جن کا تعلق حضرت امام مہدی علیہ السلام کے نام سے ہے۔ بہائی حضرات سے بھی گذارش ہے کہ اس کے حوالہ، سند، ترجمہ سب چیک کرلیں اور اپنے آپ کا عقیدہ صحیح کر لیں اور پھر سے مذہب اسلام میں داخل ہو جائیں ۔ یہ پشیمانی قبر کی پشیمانی سے کم تر ہو گی۔

قول عسکری علیہ السلام:
واسمہ محممد و ہو القائم من بعدی۔ بحارالانوار ج ۵۱ص۲
یعنی” انکا نام محمد ہے اور میرے بعد وہی قائم ہیں“

وولد لہ و سماہ م۔ح۔م۔د (بحار ج ۵۱ص۴) امام حسن عسکری کے ایک فرزند ہوا جس کا نام آپ نے م۔ح۔م۔د ، رکھا۔

ولد لالی محمد فسماہ محمد - بحار ج ۵۱ص۴
امام حسن عسکری کے ایک فرزند ہوا جس کا نام محمد رکھا۔،

وعلی قبرہا (ای ام الحجة) مکتوب هذاالقبرام محمد - بحار ج ۵۱ص۴
مادر حجة علیہ السلام کی قبر پر ام محمد کا کتبہ تحریر ہے۔

سمی بمحمد و کنی بابی جعفر - بحار ج ۵۱ص۴
یعنی محمد نام اور کنیت ابو جعفر رکھی گئی۔

و یکنی بابی القاسم و هو ذوالاسمین خلف و محمد و یظهر فی آخر الزمان۔
بحار ج ۵۱ص۲۴
”ابو القاسم کنیت ہے ۔ اور ان کے دو نام ہیں خلف ،اور محمد،آخر زمانہ میں ظہور فرمائیں گے“

الخلف الصلح من ولدی وهو المہدی اسمہ م۔ ح۔م۔د، و کنیة ابالقاسم۔
بحار ج ۵۱ص۲۴
” خلف صالح میری اولاد سے مہدی ہے ۔ اس کا نام م۔ح۔م۔د ہے اور کنیت ابوالقاسم ہے۔“

لہ اسمان، اسم یخفی و اسم یعلن فاما الذی یخفی فا حمدو اما الذی یعلن محمد۔
بحار ج ۵۱ص۲۴

”ان کے دو نـام ہوں گے ، ایـک مخفی اور ایـک ظـاہر مخفی احمـد ہے اور ظـاہر محمدہے“

ذالک الفقید الشرید مُحَمَّد بن الحسن بن علی۔
بحار ج ۵۱ص۱۱۰ کتاب المقتضب
وہ گم گشتہ مُحَمَّد ، ابن الحسن ہیں۔

ستحملین ذکر او اسمہ مُحَمَّد وهوالقائم من بعدی۔ بحار ج ۵۱ص۲
” بہت جلد تم ایک فرزند سے حاملہ ہوگی اس کا نام مُحَمَّد ہوگا مـیرے بعـد وہی قائم ہوگا۔“

الخلف المامولی المنتظر مُحَمَّد ابن الحسن ۔ بحار ج ۵۱ص۱۴۳
خلف منتظر مُحَمَّد بن حسن ہے۔

قال جابر فرأيت فيها محمدا محمد ا فی ثلثة مواضع۔ بحار ج ۳۶ص۲۰۹
” جـابر کہتے ہیں کہ میں نے لـوح فاطمـة میں تین جگہ محمـد ،محمـد لکھـا ہوا دیکھا۔ محمد باقر ، محمد تقی، محمد مہدی۔“

ثلثة منہم محمد و اربعة منهم علی۔ بحار ج ۳۶ص۲۰۲
”یعنی آئمہ میں تین محمد اور چار علی ہیں۔“

والخلف محمد یخرج فی آخرالزمان۔ بحار ج ۳۶ص۲۰۲
آخری جانشین محمد ہیں جو آخرالزمان میں ظاہر ہوں گے۔

ومحمد ولد الحسن القائم المہدی۔ بحار ج ۳۶ص۲۱۳
محمد بن الحسن ہیں، جو قائم و مہدی ہیں ۔

فاذا حضرتہ الوفاة مليسلمها الی ابنہ محمد۔ بحار ج ۳۶ص۲۶۰
”جب عسکری علیہ السلام کی رحلت کا وقت آیا تو وصیت اپـنے فرزنـد محمـد کے سپرد کردیں۔“

و محمد بن الحسن الحجة تیدالا بینهم۔ بحار ج ۳۶ص۳۷۰
”اور محمد بن حسن حجة ان کے درمیان جگمگاتے ہوں گے ۔“

و انّ الائمة من بعدی اثنا عشر رجلًا من اهل بیـتی علی اولهم و اوسـطهم محمـد و آخر هم محمد مہدی هذہ۔ بحار ج ۳۶ص۳۱۲

”میرے بعد میری اہلیت سے بارہ امام ہو ں گے پہلے علی وسطی محمد اور آخری بھی محمد جو اس امت کے مہدی ہوں گے۔“

ان احادیث کے علاوہ اب ہم ان بے شمار حدیثوں میں سے کچھ یہاں نقل کرتے ہیں، جن میں صریحایہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام ہوگا۔

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم: ہُو رجلٌ منی اسمہ کا سمیُ
بحارالانوار ج ۵۱ص۲۹
”یعنی وہ ہم میں سے ہو گا اور اس کا نام میرے نام کی طرح ہوگا۔“

ہُو سمی رسول اللّٰہ و کنیۃُ بحار ج ۵۱ص۳۲
”وہ ہم نام و ہم کنیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم ہے۔“

اسمہٗ اسم نبی واسم انبیہ اسم وصیُ بحار ج ۵۱ص۳۸
”عنقریب خدا آپ کے صلب سے تمہارے نبی کا ہم نام ظاہر کرے گا۔“

سیخرج اللّٰہ من صلبہ رجلہ باسم بینکم۔ بحار ج ۵۱ص۳۸
”عنقریب خدا ان کے صلب سے تمہارے نبی کا ہم نام ظاہر کرے گا۔“

اسمہ کا سمی و اسم ابیہ کاسم ابنی وھو من ولدا بنتی۔
بحار ج ۵۱ص۴۱
”اس کا نام میرے نام اور اس کے باپ کا نام میرے فرزند کے نام کی طرح ہوگا وہ میری دختر کی ذریت سے ہو گا ۔ “

المہدی من ولدی اسمہ و کنیۃ کنیتی۔ بحار ج ۵۱ص۷۳
” مہدی میری اولاد سے ہوگا۔ اس کا نام میرا نام اور اس کی کنیت میری کنیت ہوگی۔“

القائم من ولدی اسمہ اسمی۔ بحار ج ۵۱ص۶۱
قائم میری اولاد میں سے ہوگا اس کا نام میرا نام ہوگا۔

یواطی اسمہ اسمی - بحار ج ۵۱ص۳۰
” اس کا نام میرے نام کے موافق ہے۔“

اسمہ اسمی و خلقہ خلقی۔ بحارج ۵۱ص۳۰

”اسکا نام میرا نام اور اسکا خلق میرا خلق ہے۔“

بابی و اصی و شبیهی -بحار ج ۵۱ ص ۳۰
”میرے ہم نام و ہم شکل پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔“

سیخرج من صلبہ رجل باسم بینکم۔ بحار ج ۵۱ص ۳۰
”ان کے صلب سے تمہارے نبی کا ہم نام ظاہر ہوگا۔“

سمی نبی اللّٰہ نفسی فداہ۔ بحار ج ۵۱ص۶۰
”نبی خدا کے ہم نام میرا نفس اس پر فدا ہو۔“

المسمّی باسمی والمکنی بکنیتی السابع من بعدی۔ بحار ج ۵۱ص۶۰
میرا ہم نام و ہم کنیت میرا ساتواں فرزند - امام باقر علیہ السلام

بابی وا سمی جدی۔ بحار ج ۵۱ص۱۵۲
میرے جد کے نام پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

ہوسمی رسول اللّٰہ و کنیتہ۔ بحار ج ۵۱ص۱۵۷
”وہ ہم نام و ہم کنیت رسول اللہ ہے۔“

ثم سمی و کنیتی حجة اللّٰہ فی ارضہ۔ بحار ج ۳۶ص۲۴۹
”پھرمیرا ہم نام و ہم کنیت زمین میں حجت خدا ہوگا۔“

والقائم من ولدالحسن سمی و اشبہ الناس بی۔ بحار ج۳۶ص۳۵۱
”قائم حسن کا فرزند میرا ہم نام اور مجھ سے زیادہ مشابہ ہوگا۔“

قارئین ملاحظہ فرمائیں اتنی زیادہ کثیر روایتوں میں سے چند کا انتخاب کرنے کے بعد بھی جب احادیث کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی تو پھر ایسے میں ان چند غلط گڑھی ہوئی روایتوں کا کیا ذکر و محل جن سے پھر بھی مرزا علی محمد کا نام تو مہدی علیہ السلام کا نام ثابت نہیں کر پائے۔ تو باقی خصوصیات کیا ثابت کر پائیں گے۔ لیکن مندرجہ بالا بحث سے یہ بات توبحرحال ثابت ہوگئی کہ بہائیوں کا طریقہ کار کیا ہے۔ آئندہ بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی دی ہوئی توفیقات سے ہم یہ ثابت کریں گے کہ خود مرزا علی محمد باب کا یہ کہنا ہے اور کسی اور کے سامنے نہیں بلکہ بارگاہِ خدا وندقدوس میں دعا کرتے ہوئے آپ نِے خود اس بات کی گواہی صحیفۂ ادلیہ کے صفحہ پر دی ہے کہ محمد بن الحسن ہی بارہواں جا نشین حضرت رسول خدا ہے اور وہی مہدی ہے ۔ اب اس کے بعد تو بہائیوں

کی ٹ دھرمی ک علاو اور کچھ باقی نیں رتا ک خود مان لیں ک مـرزا علی محمد باب خود مدی نیں تھ یی نیں بلک صریحت احـادیث کاایـک انبـار حضرت مدی علی السلام ک حسب و نسب ک بار میں کیا میں بائی حضرات س گذارش کروں ک ایک نظر ان احادیث کی تعداد پر بھی کـریں جـو شـیعوں ک یاں حسب و نسب امام مدی علی السـلام ک بـار میں موجـود یں ملاحظ و

١ و رسول خدا صلی الل علی وآل وسلم کا م نام و م کنیت وگا

٢ و حضرت فاطم زراسلام الل علیا کی اولاد میں س وگا

٣ و امیرالموٴمنین علی ابن ابی طـالب علی السـلام ک فرزنـدوں میں سـ وگا

٤ و امام حسین علی السلام کا نواں فرزند وگا

ان تمام روایتوں پر نظر کرن ک بعد اب ایسا لگتا ک جیسـ بـاپ چھـوٹ بچ کی ضد اور اسرار پر مجبور و جاتا تو اس ک لئ نقلی سـو ڈالـر کی نـوٹ لا کرد دیتا جس کو بچ کچھ دیـر تـک کھیلتـا اور اس ک بعـد پھـاڑ پھـوڑ ک پھینک دیتا وی کچھ بائیوں کا بھی حال ک انھوں ن کچھ دنـوں ک لـئ مرزاعلی محمد باب کو نقلی مدی بنا کر کھڑا کیا جس کا نام تک تـو اصـل مدی س مطابقت نیں رکھتا تھا اور پھر اس کی لکھی وئی کتابیں تک معدوم کردیں ورن کیـا وج تھی ک بـاب کی بیـان عـربی ن ملـتی اب آئـ دیکھیں و اصـل مدی علی السلام س م کو گمرا کرن ک لئ اور کونس حـرب اختیـار کـرت یں

شیع نظری: دوسرا شک حضرت مدی ک بار میں نص موجود نیں

نام کا جـواب پـا جـان ک بعـد بائی حضـرات کت یں ک حجـة ابن الحسـن پـر الل ،رسـول خـدا صـلی الل علی و آل وسـلم اور دیگـر آئم معصـومین علیم السلام س کوئی نص مخصوصاً موجودنیں

جوابات:

اس س پل ک م شـیع ذرائـع سـ حضـرت مدی علی السـلام کی نص آپک سامن ایک ک بعـد ایـک کـر ک پیش کـریں آپ بائی حضـرات سـ دسـت بسـت گـذارش ک لفـظ ’بـاب‘ کی توضـیح کردیجـئ لفظی اعتبـار سـ بھی اور اصـطلاحی معنـوں میں بھی بـاب ک لفـظ میں معـنی وت یں درواز ک اور بائی اصطلاح میں ی لقب مرزا علی محمـد ن اپـن لـئ انتخـاب کیـا تھـا ک میں امام زمان علیالسـلام تـک پنچـن کـا ذریع وں تـو و امـام زمـان کـون تھ سوائ حجة ابن الحسن ک دیکھئ بائیوں کی کتاب - ص۴۰.

مرزا علی محمد باب نے خود بھی صحیفہ عدلیہ کے صفحہ (۴۰).پر دعا کرتے ہوئے بارگاہِ خدا وندی میں شہادت کے طور پر فرمایا ہے ’تمام آئمہ معصومین علیہم السلام کا نام لینے کے بعد حجۃابن الحسن ‘ کیا اس کے بعد بھی شک کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے ؟

اس شک کو دور کرنے کے لئے اگر ہم ایک مستقل کتاب لکھنا چاہیں تو باکمک حضرت ولی عصر ممکن ہے ۔ ذیل میں بحر حال اللہ تبارک و تعالیٰ سے شروع کرکے ہم تمام آئمہ معصومین علیہم السلام سے روایت حوالے کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

(الف) نص خداوند عالم:حدیث جابر بن عبداللہ انصاری بطریق مختلف بحوالہ صحیفۂ فاطمہ جسے لوح فاطمہ بھی کہتے ہیں جو امام حسین علیہ السلام کی ولادت کے وقت جبرئیل بارگاہِ خدا وندعالم سے لے کر نازل ہوئے تھ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بار گاہ میں پیش کیا اور آپ نے اُسے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سپرد کیا۔ اس حدیث قدسی میں تمام آئمہ معصومین کے علی الترتیب ذکرکے بعد خداوند عالم نے ارشاد فرمایا:

ثم اُکَمِّلُ ذالک بابنہ محمد ای ابن الحسن رحمة للعالمین علیہ کمال موسیٰ و بہاء عیسی و صبر ایوب۔

یعنی پھر میں اس سلسلے کو کامل بناوٴں گا ان کے اما م حسن عسکری کے فرزند محمد کے ذریعے جو رحمةللعالمین اور کمال موسیٰ، رونق عیسوی اور صبر ایوبی کا دارا ہوگا۔

بحارالانوار ج ۵۱ص ۵ باب نصوص علی اثنا عشر

نوٹ: اس حدیث کو مرزا حسین علی ملقب بہ بہاء اللہ نے بھی نقل کیا ہے ملاحظہ ہو) قرن بدیع ج۱ ص ۳۵۶) جو مذہب بہائی کے خود ساختہ نبی ہیں۔

نص پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم : علی الترتیب آئمہ کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں ۔

اِنَّ اللّٰہ تبارک و تعالیٰ رکب فی صلبِ الحسن نطفة مبارکة زکیة طیبة طاہرة مطہرة یرضی بہا کل موٴمن قداخذ اللّٰہ میثاقہ فی الولایة ویکفر بہا کل جاہد فہو امام تقی نقی مرضی ہادی مہدی یحکم بالعداویا مربہ یصدیق اللّٰہ عزوجل و یصدقہ اللّٰہ فی قولہ یخرج من تہامة حین تظہر الد لائل والعلامات۔

بحارجلد ۳۶ ص ۲۰۷

”یعنی خدا نے صلب حسن عسکری میں ایک طیب و طاہر و پاکیزہ اور با برکت امانت کو قرار دیا ہے ۔ جس سے ہر وہ موٴمن خوش و راضی رہے گا۔ جس نے

عہد میثاق میں ولایت کا اقرار کر لیا۔اور ہر منکر اس کے ساتھ کفر اختیار کرے گا
۔ وہ فرزند امام عسکری پرہیزگار، پاکیزہ صفات خوش کردار ہادی خلق مہدی
(دوراں) ہوگا۔ وہ عدل کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور اسی کا لوگوں کو حکم بھی
دے گا۔ وہ خدا کی تصدیق کرے گا۔ جب کل علامتیں ظاہر ہوجائیں گی تو وہ
تہامہ (مکہ) سے خروج کرے گا۔“

نص پیغمبر: امیرالموٴمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور حسنین علیہمالسلام کی امامت کا ذکر فرمانے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں ۔
وتسعة من ولد الحسين تاسعهم قائم امتی ...... الخ
”یعنی حسین کے بعد میرے نو فرزند امام ہوں گے اور نواں میری امت کا قائم ہوگا۔“
بحارالانوار جیسی مجلد کتاب میں ۴۶ صفحات ایسی ہی روایتوں سے بھری ہے۔

نص علی ابن ابی طالب علیہ السلام : امیرالموٴمنین کے سامنے جب امام حسن علیہ السلام آتے تھے تو آپ ” مرحبا“ یا بن رسول اللہ فرماتے تھے ۔ اور جب امام حسین آتے تھے تو آپ:
’بابی انت و امی یا ابا ابن خیرة الا باء ‘
” یعنی اے بہترین آباء رکھنے والے فرزند کے باپ تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہو جائیں۔“
چنانچہ لوگوں نے دریافت کیا کہ آخراس فرق کا سبب کیا ہے تو آپ نے فرمایا:
ذالک الفقید الطرید الشرید م ح م د بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین ھٰذاووضع یدہ علی راس الحسین علیہ السلام۔
”یعنی وہ خیرةالاباء حجة ابن الحسن بن علی بن محمد ....الخ ہیں حسین علیہ السلام پر پہنچ کر حضرت نے ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ یہی حسین۔“
بحار جلد ۵۱ص۱۱۰

نص امام حسن بن علی علیہ السلام :جب لوگوں نے امام حسن کے صلح کرلینے پر اعتراض کیا تو آپ نے مصالحت پر ملامت کرنے والوں کا جواب دیتے ہوئے حضرت قائم علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا:
ذالک التاسع من ولد اخی الحسین۔
” یعنی وہ قائم میرے بھائی کا نواں فرزند ہے ۔“ بحار جلد ۵۱ص۱۳۲

نص امام حسین بن علی علیہ السلام:
قائم ھذہ الا مامة ھُو التاسع من ولدیہ ُ

”یعنی میرا نواں فرزند اس امت کا قائم ہے۔“ بحار جلد۵۱ص۱۳۳

نص امام زین العابدین علی بن الحسین علیہ السلام : سلسلہ امامت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :
”کہ جب تیسرا فرزند جعفر پیدا ہو تو اس کا نام صادق رکھنا اس لئے کہ جعفر (صادق) کی پانچویں نسل میں ایک شخص جعفر ہوگا جو خدا پر جراء کرتے ہوئے دعوائے امامت کرے گا۔ یہ شخص خدا کے نزدیک' جعفر کذّاب 'ہے۔ یہ شخص اپنے باپ کا مخلف اور اپنے بھائی کا حاسد ہوگا۔ یہی وہ ہوگا جو غیبت ولی اللہ کے موقع پر ستر اللہ کو چاک کرنے کا ارادہ کرے گا۔ اس کے بعد آپ پر گریہ طاری ہوا اور آپ نے جعفر کذّاب کے دیگر مظالم کو بیان کیا۔“ بحارج ۳۶ص۳۸۶

نص امام محمد باقر علیہ السلام : خلفت آدم سے دو ہزار سال پہلے کی قدرتی تحریر داوٴد بن کثیر کو دکھاتے ہیں۔ جس پر شہادتین کے بعد لکھا تھا۔
انّ عدة الشہور عنداللّٰہ اثنا عشر شہر اً فی کتاب اللّٰہ یوم خلق السموات والارض منھا اربعة حرم ذالک الدین القیم۔
بحار جلد۳۶ص۳۹۳
”اس کے بعد دروازہ امام کے اسماء تحریر تھے۔“

نص امام جعفر صادق علیہ السلام : سلسلہ وار آئمہ کا ذکر کرتے ہوئے آخر میں فرماتے ہیں ۔”ثم محمد بن الحسن اس کے بعد محمد حسن کا بیٹا ہوگا۔“
بحار جلد۳۶ص۳۹۷

نص امام موسیٰ کاظم علیہ السلام : حضرت سے یونس بن عبد الرحمٰن نے سوال کیا کہ آپ قائم بالحق ہیں ۔ فرمایا ہاں یہ بھی قائم بالحق ہوں۔
لکن قائم الذی یطہر الارض من اعداء اللّٰہ و بملاء ھاعد لا کما ملئت جوراً ہو الخامس من و لدی لہ غیبة یطول امرہ ....الخ۔
”یعنی وہ قائم جو زمین کو دشمنان خدا سے پاک کردے گا اور اسے عدل سے اُسی طرح پر کردے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہو گی ۔ تو وہ میرا پانچواں فرزند ہو گا ۔ جس کی غیبت کی مدت طولانی ہوگی۔“
بحار ج ۵۱ص۱۵۱

نص امام علی رضا علیہ السلام : دعبل خزائی ایک پائے کے شاعر تھے انہوں نے آئمہ کی مدح میں قصیدہ کہا تھا اور امام رضا علیہ السلام کی بارگاہ میں اسے سنانے آئے تھے ۔ ان کا قصیدہ سن چکنے کے بعد آپ نے ان سے پوچھا کہ یہ جس امام کے خروج کا ذکر تم نے کیا ہے کیا جانتے ہو کہ کون ہے ؟ عرض کیا نہیں ۔ مگر اتنا سنا ہے کہ آپ ہی میں سے وہ امام ہوگا۔ فرمایا

یادعبل الامام بعدی محمد ابنی و بعد محمد ابنہ علی و بعد علی ابنہ الحسن و بعد
الحسن ابنہ الحجةالقائم المنتظر فی غیبة.......
”یعنی اے دعبل میرے بعد امام محمد ہوں گے ان کے بعد ان کے فرزند علی ہوں
گے ، اور علی کے بعد ان کے فرزند حسن ہوں گے اور حسن کے بعد ان کے فرزند
الحجة القائم المنتظر ہوں گے جن کے لئے غیبت ہے۔“
بحار ج ۵۱ص۸۵۴

نص امام محمد تقی علیہ السلام : ہمارا قائم میرا تیسرا فرزند ہیو
بحار ج ۵۱ص۱۵۶

نص امام علی نقی علیہ السلام:میرے بعدمیرابیٹا حسن امام ہوگا اورحسن کے
بعداسکا بیٹا امام ہوگا جوقائم ہوگا اوروہ زمین کوعدل وانصاف سے بھر دیگا۔
بحارالانوار ج۵۱ص۱۵۹۔۱۶۰

نص امام حسن عسکری علیہ السلام :میرے بعدمیرابیٹاتمہاراامام ہوگا او وہ آل
ِمحمدکی جانب صسے تم پر حجت ہوگا۔
بحارالانوارج۵۱ص۱۶۰

اوپر دیئے ہوئے نصوص کے بعد ہر بہائی کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ
حضرت مہدی علیہ السلام پر ایمان لائے کیوں کہ گیارہ اماموں تک کے تو بہائی
حضرات یا ان کے بانی بھی معتقد تھے ، اور ان کا کہنا ماننا ان پر واجب ہے ۔
اوپر دی نصوص تو صرف نمونہ کے طور پر نقل کر دی گئے ہیں ، ورنہ خواہش
مند حضرات بحارالانوار کے حوالہ میں دئیے ہوئے صفحات کے آگے پیچھے صفحات
کی روگردانی کریں تو بیشمار ایسی روایتیں ملیں گی جو نہ صرف عقیدیہ میں
پختگی کا سبب بنیں گی بلکہ ثواب عظیم بھی حاصل ہوگا۔ یا پھر کتاب وسائل
الشیعہ اٹھا کر دیکھیں توایسے بہت سے نصوص ملیں گے ۔

بہائی حضرات سے ایک سوال یہ بھی ہے کہ ہم نے تو یہاں کم ازکم چودہ
نصوص ہر امام سے نقل کردیں بلکہ تمہارے خود ساختہ مہدی و نبی سے بھی
اب تم ایک بھی ہمارے امام سے اپنے خود ساختہ مہدی کے لئے نص پیش کر دو تو
ہم ایمان لے آئیں گے۔
نتیجہ: بہائیوں کا اس قسم کے شک و شبہات پر اعتماد طور پر عوام کے سامنے
لانا عوام کو اگر منکر نہیں کر دیتا تو کم ازکم شک و شبہ میں تو ڈال ہی دیتا
ہے۔ لہٰذا ہمارے ذاکرین اور علماء پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ رسول
کے آخری فرزند کے بارے میں روایتیں نقل کریں اور عوام کو ان سے آگاہ کریں
کیوں کہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

مَن مات ولم يعرف امام زمانہ مات ميتة الجاہلية ۔ بحارالانوارج۲۳

اور جب عوام اصل مہدی علیہ السلام سے آگاہ ہوگی تو پھر جھوٹے مہدی کی طرف جائے گی ہی نہیں ۔ بلکہ روایات کی روشنی میں اگر یہ کہیں تو بات اور صاف ہو جائے گی کہ اگر وقت کے امام کی معرفت حاصل کر لی تو پھر گمراہی کے مواقع کم رہ جاتے ہیں ۔ لہٰذا حضرت امام حسین علیہ السلام نے ایک سوال کے جواب میں کہ معرفت خدا کیا ہے ؟ فرمایا:

”وقت کے واجب الاطاعت امام کی معرفت ہی خدا کی معرفت ہے۔“

اور ہم والدین کی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے بچوں کو ایسے اسکولوں میں دنیا سنوارنے کے لئے نہ ڈالیں جو دشمنان امام زمانہ علیہ السلام کے ہاتھوں میں ہے ۔ کیوں کہ بقول امیرالموٴمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام بچپنے کی تعلیم پتھر پر کندان کرنے کے مانند ہے پھر وہ مٹتی نہیں ہے۔ ہم بچے کی دنیا سنوارنے کے لئے تو بہائی اسکولوں میں بھیجیں اور لڑکا آخرت میں آگ میں جلتا ہوا دیکھیں یہ کوئی عقلمندان فیصلہ تو نہیں۔

شیعہ نظریہ: والدہ کے نام میں شک ڈال کر ولادت سے ہی انکار ۔

بہائی حضرات کو نص مل جانے کے بعد اب وہ بحار اور دوسری معتبر شیعہ کتابوں سے روایات کو آدھی پونی نقل کر کے کہتے ہیں کہ آپ کے تو کئی نام ہیں ۔ مثلاً فرماتے ہیں ۔

شہید اوّل اپنی کتاب دروس میں اما م صاحب الزّمان علیہ السلام کا نام صیقل بتاتے ہیں ۔بعض نرجس بتاتے ہیں ۔ اور بعض مریم بنت زید بتاتے ہیں۔

دوسری روایت غیاث ابن اسد کی ہے جو آپ کی ماں کا نام نرجس، صیقل،سوسن اور ریحانہ بتاتے ہیں ۔

لوگوں نے جو امام زمانہ کی ماں سے انکا نام کیوں نہیں پوچھا تا کہ بات صاف ہو جاتی ۔

جوابات:

دنیا بھر میں ہر جگہ ہر چیز کے لئے لوگ باپ کا نام دریافت کرتے ہیں ۔اورماں کا نام جلدی کوئی نہیں پوچھتا کیوں کہ نسل باپ سے چلتی ہے نہ کہ ماں سے۔
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کا شجرہ حضرت آدم سے ملتا ہے لیکن ماں ۔ نانی وغیرہ کی معلومات کہاں تک میسر ہے ۔ تو کیا ان کے اولوالعزم نبی ہونے پر اس سے کوئی آنچ آجاتی ہے۔

گذشتہ زمانے کے شرفاء ہی نہیں بلکہ آج بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو عورتوں کا نام لوگوں کو بتانا معیوب سمجھتے ہیں یہاں تک کہ شادی کے کارڈ پر دولہن کا نام نہیں ڈالتے بلکہ اسکے باپ کا نام ڈالتے ہیں ۔کچھ لوگ ایسے بھی گذرے ہیں جو اپنی لڑکی کو خط لکھتے وقت انکا پورا نام نہیں لکھتے تھے بلکہ اگر لڑکی کا نام سکینہ ہے تو ’س‘کو سلام ۔ یا بیٹی ’س‘ تم کو تمہارے والد کا سلام۔

شیعہ روایتوں کی رو سے اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت میں مردوں کو ماں کے نام سے اٹھائے گا ۔ چونکہ یہ ایام بہائیوں کے روسے آخرت کے ایام ہیں اور مرزاحسین علی بہاء اللہ نے الوہیت کا دعویٰ بھی کیا ہے ۔ اور امام زمانہ آواز دینے پر بھی حاضر نہیں ہو رہے ہیں ان کے سامنہ ۔ لٰذا انھیں ماں کہ نام کی صحیح ضرورت پڑی۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم اور دیگر آئمہ معصومین علیہم السلام کی رو سے یہ بات ثابت تھی کہ حضرت اما م حسن عسکری علیہ السلام کے یہاں ایک ایسی اولاد پیدا ہوگی جو دنیا میں عدل و انصاف قائم کرے گی اور ظلم وجور کا خاتمہ کرے گی لہٰذا بادشاہ وقت پہلے سے ہوشیار تھہ ۔ اور اپنہ سپاہیوں کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر میں کبھی بھی بغیر اجازت داخل ہو جانا اور اگر کوئی بچہ کشی عورت کے پاس ملے تو اس کا سر قلم کر کے لے آنا لہٰذا ہو سکتا ۔ امام نہ کئی کنیزیں رکھیں ہوں جن کے یہ نام بتائے جا رہے ہوں۔ اور بادشاہ کے نمائندوں کے اندر آتے وقت اصل مادر امام زمانہ کو چھپا کر دوسروں کو سامنے کر دیں۔

مشاہدہ بتاتا ہے کہ ایک آدمی کے شروع ہی سے کئی نام رکھ دیے جاتے ہیں ۔ کوئی تاریخی ہوتا ہے ۔ کوئی عرفی ، کوئی پیار کا ہوتا ہے اور کوئی صفات کا، یہ تعداد اسماء نہ کسی زمانے کے ساتھ مخصوص رہا ہے نہ کسی ملک و صنعت کے ، لہٰذا اگر جناب نرجس کے بھی کئی نام تھے تو اُس سٰ ان کی شخصیت کیوں کر مشکوک ہوسکتی ہے ۔ یہ سنت تو اللہ ، نبی ، آئمہ ، باب ، بہاء اللہ ، عبدالبہاء سب کے ساتھ ہے کہ ان کے ایک سے زیادہ نام یا تو ؟؟ کی بناء پر ہے یا القاب و صفات کی بنا ء پر ۔ روایات میں ملتا ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ کبھی ابوتراب اور کبھی ابولحسن کے نام سے بلاتی تھیں۔ یااللہ نے اپنے رسول کو قرآن میں طٰہٰ کبھی یٰسین کہہ کہ مخاطب کیا ہے ۔ کیا کہیں بھی محمد بن عبداللہ پورے نام سے بلایا ہے؟ یا بہائی روایات میں ملتاہے کہ مرزا علی محمد کو باب بھی کہتے تھے ۔ مبشر بہاء بھی ۔ نقطہ اولیٰ بھی کہتے تھےیا ان کے سب سے پہلے ماننے والے بشروئی کو باب الباب یا (Those who brought Faith first)بھی کہتے تھے ۔ یا مرزا حسین

علی جب پہاڑ سے نیچے آئے تو انہوں نے آپ کو بہاء اللہ کہلوایا ۔Dawn Breakers

غلام و کنیز کی خریداری کے بعد فرقہ امامیہ کے نزدیک نام بدل دینا مستحب ہے۔ (دیکھو کتب فقیہ۔ باب التجارة) اور نہیں کہ پہلے کا نام بالکل مٹ جائے لٰذا کسی کنیز یا غلام کا کئی نام ہونا بعید نہیں ہے اور جناب نرجس بظاہر کنیز تھیں لہٰذا متعدد ناموں کا ہونا قابل تعجب نہیں ہے نرجس ، سوسن، صیقل اور ریحانہ جیسے نام عام طور سے کنیزوں کے ہوا کرتے تھے۔

آپ کو اس پر اصرار ہے کہ خود امام غائب کی ماں سے کسی نے خود نہ دریافت کیا تو سنئے جب امام حسن عسکری علیہ السلام نے حضرت نرجس کو گھر لٹنے کی خبر دی تو آپ نے فرمائش کی کہ یا حضرت میرے لئے دعا فرمائیے کہ آپ سے پہلے مجھے موت آجائے۔ (بحار ج ۳) اب آپ ہی بتائیے کہ اتنی جلدی مادر امام کا انتقال ہوگیا تو بھلا راوی کس سے پوچھتے۔

اب اور سنئے (بحار ج ۱۳ ص ۴) پر ایک روایت ملتی ہے جس میں بشیر بن سلیمان سے جناب نرجس اپنی سر گذشت بیان کر رہی ہیں اس روایت میں اپنا اصل نام ونسب یوں بیان کیا۔

انا ملیکة بنت یشوعا بن قیصر ملک الروم و امی من والا للحوارین تنسب الی وصی المسیع شمون۔

”)میں ملیکہ بنت یشوعا ہوں)۔ پھرجب قصر شاہی سے معمولی لباس میں نکلیں اور شیخ کے ساتھ میں گرفتار ہوئیں تو آپ نے نام نرجس بتایا۔ اس نے کہا کنیزوں والا نام ہے ۔

اور پھر روایت کے آخر میں امام علی نقی کا قول ہے ۔

فانہا زوجة ابی محمد و ام القائم۔

جب امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی ولادت سے سوائے چند لوگوں کے اور کسی کو باخبر نہیں کیا تو کی ماں کے نام سے با خبر کر دیا۔

چونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے خواب میں آپ کو اسلام قبول کروایا۔ اور نکاح پڑھا ہے اور وہاں امام حسن عسکری علیہ السلام کو بھی آپ کا صحیح نام بتایا۔ لہٰذا جناب نرجس نے خوداپنا نام دوسرٰ خریداروں کو الگ الگ بتایا کہ جب کوئی صحیح نام لے کر آئے گا تو میں اُس کے ساتھ جاوٴں گی۔اور اپنے صحیح وارث تک پہونچوں گی۔

کسی کی ماں کا نام صحیح نہ معلوم ہونے کی صورت میں اس کی عظمت پر
حرف نہیں آتا ورنہ بہت سے انبیاء کی عظمت بھی مٹ کر رہ جائے گی۔

نتیجہ:

بہائی حضرات امام زمانہ علیہ السلام کی ماں کے نام پر شک و شبہ ڈال کر بہت
بیہودہ الفاظ استعمال کرتے ہیں جس کی ادائیگی بحر حال مجھ سے ممکن
نہیں ۔ اس لئے کہ اگر ماں میں لوگ مشکوک ہوجائیں گے تو بچے کی ولادت کے
انکار میں آسانی ہوگی۔ دراصل یہ ذمہ داری ہم پر بھی عائد ہوتی ہے کہ ہم
جہاں آئمہ معصومین کے تذکرے کم از کم ولادت و شہادت پر کرتے رہتے ہیں
وہاں ان تقریبوں میں آئمہ معصومین علیہم السلام کی ماؤں کا بھی تذکرہ کیا
کریں اور ان کے لئے تحفہ با شکل مستحب اعمال کے بھیجتے رہا کریں کیوں کہ
ان لوگوں کا بھی ہم پر احسان ہے ۔ اس کے علاوہ جب ان اعمال صالحات کی
خبریں ان کی اولادوں اور شوہر تک پہنچیں گی تو وہ بھی خوش ہوجائیں گے اور
ہمارے لئے دعاء خیر کریں گے جو ہماری رہتی دنیا اور ہمیشہ رہنے والی آخرت
کے لئے سرمایہ ہوگا۔

شیعہ نظریہ: شبہاتِ ولادت

بہائی حضرات ماں کے نام کے بعد اب آگے بڑھتے ہوئے بڑے جسارت آمیز انداز میں
شواہد شہادت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تاریخ میں کل دو راوی ملتے
ہیں جو اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ امام عسکری علیہ السلام کے یہاں
کوئی لڑکا بہ نام 'محمد' پیدا ہوا۔ ایک تو امام محمد تقی علیہ السلام کی بیٹی
اور امام حسن عسکری علیہ السلام کی پھوپھی حکیمہ خاتون ہیں اور دوسرا
راوی عقید ہے جو امام حسن عسکری علیہ السلام کا خادم ہے۔

جوابات:

ولادت کے عینی شاہد کی جہاں تک بات ہے ۔ تاریخ اٹھا کر دیکھئے کہ امام حسن
عسکری علیہ السلام کے نام کے آگے 'عسکری' کیوں لگا اس لئے کہ بادشاہ وقت
نے امام کو' عسکر ' میں رکا رکھا تھا جو فوجی چھاؤنی کو کہتے ہیں۔ تاریخ میں
ملتا ہے امام کے مخلص شیعہ کبھی تیل بیچنے کے بہانے کبھی کوئی اور چیزبیچنے
کے بہانے امام کی زیارت سے مشرف ہوا کرتے تھے۔ ایسے ماحول میں ولادت کے
عینی شاہدین کہاں سے مل پائیں گے ۔

عام طور سے بھی ولادت کے عینی شاہدین کہاں ہوا کرتے ہیں ۔ ایک داعی یاآج
کل وہ ڈاکٹر جو زچکی کراتی ہے۔ اور شاید اسپتال کی آیا ہو ورنہ اور لوگ کہاں
عینی شاہد ہوا کرتے ہیں ۔ اس سلسلے میں ایک دلچسپ چٹکلا یاد آگیا وہ بھی
سنتے چلئے ۔ ایک صاحب کی دادی بیان کرتی ہیں کہ بیٹاجب تم پیدا ہوئے تھے تو
میں جب اسپتال پہنچی تو دیکھا کہ ایک ہی جھولے میں دو بچے لیٹے ہیں اور

دونوں ہی لڑکے اتنے میں ہماری ایک سہیلی اور آگئیں میں نے اس سے کہا کہ دیکھو دونوں لڑکے ہو گئے میں چاہتی تھی کہ ایک لڑکی ہوتی اور ایک لڑکا ۔ اسپتال کی نرس یہ بات سن رہی تھی ۔بھاگی بھاگی گئی اور ڈاکٹر کو بتایا ۔ ڈاکٹر فوراً آئی اور مجھ سے کہتی ہے تیری بہو سے پوچھ لے اس کو ایک ہی بچہ ہوا ہے تو جاتے وقت مجھ سے دو مانگے گی تو میں کہاں سے دونگی۔ جناب جب آج کے ترقی یافتہ آزادانہ ماحول میں ایک ڈاکٹر اور ایک نرس عینی شاہد ہوا کرتے ہیں تو اُس وقت کے دور میں کہاں لوگ ہوا کرتے تھے۔

جناب باب مرزا حسین علی ، عبدالبہاء اور شوقی آفندی کے لئے تو وہ بھی ایک سے زیادہ گواہ نہیں ملتے۔

سب سے بڑا گواہ تاریخ کا رجسٹر ہوا کرتا ہے ۔ اور Birth Certificate ہوا کرتا ہے جو محکم اور جب چاہیں تب معلوم کرلیں ۔

آپ کی معلومات میں اضافہ کی غرض سے ۱۲۰/ تاریخ دان عامہ نے حضرت کی ولادت کو نقل کیا ہے۔ شیعوں کی تو تعداد چھوڑئیے اور یہ سب کے سب آپکے مذہب کی بنیاد سے پہلے گذر چکے ہیں

پھر بھی آپ کایہ دعویٰ بالکل بے بنیاد ہے ۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمة نے کم از کم ولادت امام کی خبر دینے والے راویوں کی تعداد کم از کم ۱۸/ بتائی ہے۔ ہم یہاں ان میں سے کچھ کا ذکر کر رہے ہیں ۔

پہلی شہادت

معلّی بن محمد کا بیان ہے کہ امام حسن عسکری کی توقیع بایں مضمون وارد ہوئی ۔جب کہ زبیری قتل ہوگیا اُس شخص کی یہی جزاء ہے ۔ جو اولیاء خدا کے بارے میں افتراء پر دازی کرتا ہے ۔ اُس کا یہ خیال تھا کہ وہ مجھے اس عالم میں قتل کردے گا کہ میرا سلسلہ آگے نہ بڑھے ۔ دیکھا خدا کی قدرت کیوں کر ظاہر ہوئی حالانکہ حجة کی ولادت ہو گئی ۔
بحار ج ۵۱ص۴

اس حدیث کو پڑھنے کے بعد اب یہ اعتراض ہو کہ نام تو بتایا ہی نہیں تو پھر ان حدیثوں پر نظر کریں جس میں امام عصر علیہ السلام کا نام لینے کو منع کیا گیا تھا۔

دوسری شهادت:

احمد بن حسن قمی کا بیان ہے ......امام حسن عسکری علیہ السلام کا خط آیا کہ فرزند پیدا ہوا اُس کو مخفی اور پوشیدہ رکھنا ہے ہم نے صرف مخصوصین پر اس کو ظاہر کیا ہے۔ بحارج۵۱ص۱۶

تیسری شهادت:

ابوالحسن امام علی نقی نے اپنی بہن حکیمہ سے فرمایا:

”اے نبت رسول اللہ انھیں (نرجس کو) اپنے گھر لیجا کے فرائض و سنن کی تعلیم دیجیے ۔ فانہا زوجة ابی محمد و امّ القائم ۔ اس لئے کہ یہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی زوجہ اور حضرت قائم کی والدہ ہیں۔“

امام کا ارشاد خود واجب الاذخان پھر اس پر زور یہ کہ جملہ بعنوان خبر پیش فرمایا ہے جو قواعد عربیہ کے لحاظ سے حتمی الوقوع ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

چوتھی شهادت:

ابراہیم بن محمد سے نسیم خادمہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے بیان کیا کہ حضرت حجة کی ولادت کے دوسرے روز میں آپ کے سامنے گئی چھینک آئی تو آپ نے یرحمک اللہ کہا۔

بحار ج ۵۱ ص۵

پانچویں شہادت:

نسیم اور ماریہ کا متفقہ بیان ہے کہ جب امام زمانہ بطن مادر سے زمین پر تشریف لائے تو گھٹنے زمین پر ٹکے ہوئے تھے اور دونوں انگشت شہادت آسمان کی طرف بلند تھیں۔ پھر حضرت کو چھینک آئی تو فرمایا الحمدللہ رب العالمین۔

بحار ج ۵۱ ص۵حدیث ۷

چھٹی شہادت:

ابو غانم خادم کا بیان ہے کہ ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے ایک فرزند پیدا ہوا جس کا نام آپ نے م۔ح۔م۔د رکھا ۔ تیسرے دن آپ نے اس مولود کو اپنے اصحاب پر پیش فرمایا ۔

هٰذا صاحبکم من بعدی و خلیفتی علیکم۔

”میرے بعد یہ تمہارے صاحب اور تم پر میرا خلیفہ ہے یہی وہ قائم ہے جس کا انتظار کیا جائے گا جب ظلم و جور سے دنیا بھر جائے گی تو یہ ظاہر ہو کر اسے عدل و داد سے بھر دے گا۔“ بحار ج۵۱ص۵حدیث ۱۱

نوٹ: امام نے فرمایا کہ وہ ظاہر ہو کر عدل و داد سے بھر دے گا نہ کہ جانے کے بعد اس کے لوگ عدل کا انتظار کریں گے جیسا کہ بہائی حضرات کر رہے ہیں ۔ اور لیجئے اس سے بھی صاف اور کوئی گواہی چاہئے۔

ساتویں شہادت:

ابو نعر خادم کا بیان ہے کہ میں امام زمانہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ نے سرخ مندل طلب کیا میں نے لاکر حاضر کیا فرمایا تم مجھے پہچانتے ہو ؟ میں نے کہا آپ میرے آقا اور آقا کے فرزند ہیں فرمایا ....میں خاتم الاوصیاء ہوں ۔

بحار ج ۵۱ص ۱۱۴

آٹھویں شہادت:

ابراہیم صحابی امام عسکری علیہ السلام کا بیان ہے کہ امام نے چار مینڈھے میرے پاس مع اس پر تحریر کے روانہ فرمائے۔ ”بِسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ میرے فرزند مہدی کی طرف سے ہیں۔ تم بھی کھاؤ اور ہمارے شیعوں کو بھی کھلاؤ۔“

بحار ج ۵۱ ص۱۰

نویں شہادت:

احمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ پھر امام حسن عسکری علیہ السلام چودھویں رات کے چاند کے مانند تقریباً سہ سالا فرزند کو کاندھے پر لئے ہوئے برآمد ہوئے اور فرمایا کہ اگر تیرا اعزازنہ مقصود ہو تا تو ہرگزمیں سا کو نہ دیکھاتا۔ یہ میرا فرزند ہم نام و ہم کنیت رسول اللہ ہے۔

بحار ج ۵۱ص ۱۱۲

دسویں شہادت:

ابراہیم بن ادریس کا بیان ہے ۔پھر میرے پاس دو مینڈھے امام حسن عسکری علیہ السلام نے بھیجے اور بعد بسم اللہ کے لکھا ہے ان دونوں کو اپنے آقا کی طرف سے عقیقہ کرکے خود بھی کھا اور اپنے بھائیوں کو بھی کھلاؤ

بحارالانوار ج ۵۱ص ۸

گیارہویں شہادت:

حمزہ بن نعر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ ولادت کے موقع پر گھر والوں میں خوشیاں منائی گئیں جب شاہزادے کی نشو نما ہونے لگی تو مجھے گوشت کے ساتھ گودے دار نلی کی خریدی کرنے کا بھی حکم ملا۔ اور مجھ سے کہا گیا کہ یہ ہمارے چھوٹے آقا کے لئے ہے۔ بحار ج ۵۱ص۸

بارہویں شہادت:

حسین بن علوی کا بیان ہے ....’میں سامرہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس ان کے فرزند کی ولادت کی مبارک یاد کے لئے حاضر ہوا۔

بحار ج ۵۱ ص ۶

تیرہویں شہادت:
اسماعیل بن علی نو بختی کا بیان ہے فرزند مصطگی کا جوشاندہ کر پلایا ۔پھر نماز کے لئے وضو کرایا۔ پھر بیمار باپ نے فرمایا کہ” بیٹا !مبارک ہو تم صاحب الزمان اور مہدی ہو۔“
بحار ج ۵۱ ص ۱۱۰

چودھویں شہادت:
احمد بن عبداللہ ہاشمی کا بیان ہے ....میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے موقع پر ان کے گھر گیا اور حضرت کا جنازہ نکالا گیا ۔ہم ۳۹ (انتالیس) آدمی بیٹھے ہوئے منتظر تھے کہ ایک پورے قد کا ردا پوش نو جوان بر آمد ہوا ہم اس کی ہیبت سے گھبرا گئے پھر ہم سب نے اس کے پیچھے نماز پڑھی۔
بحار ج۵۱ص ۱۰۷

ان شہادتوں کے علاوہ بے شمار چیزیں حضرت حجت کی ولادت کے ثبوت میں موجود ہیں۔ جن کو بخوف تطویل ترک کیا گیا ہے۔ اس مختصر بیان سے قارئین پر یہ امر اچھی طرح سے واضح ہو گیا ہوگا کہ حضرت کی ولادت کا ثبوت صرف حکیمہ خاتون یا عقید خادم کے بیان پر نہیں موقوف ہے بلکہ بالفرض یہ دونوں شہادتیں نہ بھی ہوتیں تو بھی ان کی ولادت ثابت تھی۔ شاید کوئی ان شہادتوں سے یہ نکتہ نکالے کہ ان سب کو تو حضرت امام حسن عسکری علیہ نے ہی بتایا۔ لہٰذا ایک ہی راوی ہے جو مودبانہ عرض ہے کہ بیٹے کی پیدائش کی خبر باپ یا گھر والے ہی دیا کرتے ہیں۔ یہ دوسروں کے یہاں کا طریقہ ہوگا کہ بیٹے کی پیدائش کی خبر کوئی اور دیتا ہو۔ دادا اس دنیا میں موجود نہ تھا ۔چچا خود دعویٰ کے چکر میں تھا۔ نانا اور نانی کا سوال ہی نہیں اٹھتا کیوں کہ ماں کنیز تھیں۔ اور پھر دادا نے تو آنے سے پہلے ہی خبر دے دی تھی۔

ان سب شہادتوں کے علاوہ دورانِ غیبت صغریٰ نائبین کے ذریعہ شیعوں کے بغیر سیاہی سے لکھے ہوئے سوالوں کے صحیح جواب دے کر ثابت کردیا کہ دنیا حجت خدا سے خالی نہیں ۔کیا یہ ان کی پیدائش کی دلیل نہیں۔

دورانِ غیبت صغریٰ آپ نے بہت سے لوگوں کو شرف ملاقات عنایت کیا جن کی تعداد کا معین کرنا مشکل ہے اور اسی طرح دوران غیبت کبریٰ میں آج بھی لوگوں کو شرف ملاقات عنایت کرتے ہیں ۔ یہ نہ صرف پیدا ہونے کی دلیل ہے بلکہ بقا کی بھی جیتی جاگتی دلیل ہے۔

ان تمام دلیلوں کے بعد اگر اب بھی ان کی ولادت اور وجود ثابت نہیں ہوتا ہے تو
پھر شاعر کا وہ شعر یاد آتا ہے جو کہتا ہے ۔
کس طرح نظر آئے انہیں جلوہ مہدی
سورج نہیں دیکھتی معذور نگاہیں

شیعہ نظریہ: دنیا کا امام سے خالی رہنا

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے بعدروئے زمین پر کوئی امام باقی نہیں رہا۔ اور زمانہ 'فترہ' شروع ہو گیا ۔ جو ایک ہزار سال تک جاری رہا۔ اس ایک ہزار سال کے زمانے کو جب ہم ختم کرتے ہیں اور ۱۲۶۰ئھ میں آتے ہیں ۔ تو حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام صادق علیہ السلام کے الفاظ واقعہ بن کر ہمارے سامنے آتے تھے۔ یعنی ۱۲۶۰ھء کی تاریخ میں ہم پڑھتے ہیں ۔ کہ ۵/ جمادی الاوّل ۱۲۶۰ئھ مطابق ۲۳/مئی ۱۸۴۴ءء کو ایران کی سر زمین و آسمان ایک ۲۵: سالہ نوجوان کے ان الفاظ سے گونج اٹھی کہ ۔
انا القائم الذی کنتم لہ تنتظرون۔
'میں ہی ہوں وہ قائم جس کا تم انتظار کررہے ہو'
یہ تاریخی ہستی تاریخ میں باب کے لقب سے مشہور ہے۔

جوابات:

زمانہ فترہ دو ظاہر نبیوں کے درمیان ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ صاحب قاموس رقمطراز ہیں 'الفترہ بین کل نبین' ہردو(ظاہری)نبی کے درمیانی فاصلہ کو فترہ کہتے ہیں ۔ ورنہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ خدا کبھی زمین کو حجت خدا سے خالی نہیں رکھتا۔ اس سلسلہ میں آئمہ معصومین سے حدیثیں ذیل میں پیش کی جارہی ہیں جن کے آپ بھی معتقد ہیں ۔جیسا کہ آپ کے بیانات سے ظاہر ہے۔
لو لا الحجة السافت

راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا :
یکون فترة لا یفرف للمسلمون امامهم فیها؟
”کیا ایسا زمانہ بھی ہوگا جس میں لوگ اپنے امام کو نہ پہچانیں گے؟“
فرمایا یہ کہا جاتا ہے ۔ پوچھا ہماری تکلیف کیا ہوگی؟ فرمایا:
”امر اوّل پر قائم رہو تا اینکہ دوسرا متحقق ہوجائے۔“
بحار ج ۵۱ ص ۱۴۰

قارئین ملاحظہ فرمائیں۔
راوی نے پوچھتے وقت بھی یہ پوچھا کہ لوگ اپنے امام کو نہ پہچانیں نہ کہ یہ کہا کہ زمین پر کوئی امام نہ ہو'یعرف' یہ بتا رہا ہے کہ ہوگا لیکن پہچانا نہیں جائے گا۔

امام نے جواب میں بھی یہی فرمایا ہے کہا جاتا کہ ایسا امر واقع ہوگا۔

پھر راوی کا یہ پوچھنا کہ اس وقت ہماری ذمہ داری کیا ہوگی۔بتا رہا ہے کہ جب امام ظاہر نہ ہو تو ہماری ذمہ داریاں ہیں۔

امام کا جواب امر اوّل پر قائم رہنا۔ بتا رہا ہے کہ اس درمیان کسی اور پر ایمان نہ لے آنا ۔ امام مرزا علی محمد باب جیسے لوگوں کی طرف اشارہ کررہے ہیں۔ نام اس لئے نہیں لیا کہ سنت رسول پر عمل کیا ۔ رسول کے زمانے میں بھی منافقین موجود تھے۔لیکن رسول نے نام لے کر نہیں بتایا۔ ایسے ہی امام صادق علیہ السلام نے ان جیسے منافقوں کا نام نہیں لیا ہاں یہ کہہ کر اشارہ کر دیا کہ ہوشیار رہنا۔

امام کا یہ کہنا تا اینکہ دوسرا متحقق ہو جائے بتا رہا ہے کہ زمانہ غیبت امام زمانہ میں ہماری پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وقت کے امام کو پہچانیں۔ اور اس کی حقیقت سے واقف ہوجائیں ۔ تاکہ ایسے دھوکے بازوں سے بچے رہیں۔

بہائی کتابوں میں ملتا ہے کہ چونکہ لوگ جنگ سے عاجز آگئے تھے اور مرزا علی محمد باب نے لوگوں سے یہ کہہ کر شروع کیا کہ میں امام زمانہ علیہ السلام تک پہنچانے کا ذریعہ ہوں جسے ’ صاحب فیض‘ کیا لوگ مرزا علی محمد کی طرف کھینچ آئے لیکن جب اس نے جیل سے مہدی ہونے کا دعویٰ کیاتو لوگوں نے اپنے اپنے ماتھے پیٹ لئے اور کہا ہائے ہمارا بیٹا فلاں جنگ میں نا حق مارا گیا یہ مہدی کیسے ہوسکتا ہے۔

یہ زمانہ فترہ توپورے ایک ہزار سال سے بھی زیادہ کا ہوگیا کیوں کہ بقولے روایاتِ امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات ۸/ربیع الاوّل کو ہوگئی تھی۔ اور باب نے ۵/جمادی الاوّل کو اپنا اعلان کیا۔

یہ زمانہ فترہ کیوں امام حسن عسکری کی وفات اور باب کی بعثت تک لیا گیا کیوں نہیں باب کی پیدائش تک کیوں کہ امام تو جو ہوتا ہے وہ ولادت سے ہی امام ہوتا ہے ۔ سوائے اس کے کہ اس سے پہلے کا امام زندہ ہو بقول آپ کے ان سے پہلے کا امام تو زندہ نہیں تھا ۔ لہٰذا جیسے ہی باب پیدا ہوا زمانہ فترٰ ختم ہوجانا چاہئے تھا۔

جب وہ مہدی تھا تو اسے آج تک ’باب ‘دروازہ کیوں کہتے ہیں ۔ میڈیکل فرم میں جب کوئی میڈیکل ریپ مینیجر ہو جاتا ہے تو پھراسے میڈیکل ریپ نہیں کہتے

بلکہ مینیجر صاحب کہتے ہیں ایسے ہی جب وہ مہدی ہو گئے تھے تو پھر لقب باب ہی کیوں ابھی تک رہنے دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے جس مہدی کے آنے کی خبر دی ہے وہ خانہ کعبہ سے بین الرکن والمقام سے آواز بلند کرے گا ۔ ' انا بقیة اللہ خیر الکم ' نہ کہ ایران سے اور وہ بھی انا القائم الذی کنتم لہ تنظرون یہ تو منصور کی آوازاناالحق سے ملتی جلتی ہے۔

بہائی حضرات سے مودبانہ گذارش ہے کہ وہ یہ طے کریں کہ مرزاعلی محمد باب کا اصل مقام کیا ہے ۔ آیا وہ باب تھے جیسا کہ انھوں نے خود فرمایا۔یا وہ مہدی تھے جیسا کہ انھوں نے خود فرمایا۔ یا وہ مبشر بہاء اللہ تھے جیسا کہ بہائی حضرات کہتے ہیں' یا وہ ان سب کا Averageتھے۔

ہندوستان کی تاریخ میں ایک لطیفہ ملتا ہے کہ چاچا نہرو جب ہندوستان کے وزیر اعظم تھے تو آپ نے ایک بار کسی پاگل خانہ کا دورہ کیا ۔ خیر دورہ بڑا کامیاب تھا۔ جب وہ باہر نکلنے لگے تو ایک پاگل نے ان سے دریافت کیا صاحب آپ کا کیا نام ہے؟ انھوں نے جواب دیا 'چاچا نہرو'پاگل زور زور سے ہسنے لگا اور کہا تم جا نہیں سکتے تمہارا یہاں رہنا بہت ضروری ہے کیوں کہ جب میں یہاں داخل ہوا تھا تو میں بھی اپنا نام چاچا نہرو بتاتا تھا ۔ کہیں مرزا علی محمد صاحب کے ساتھ بھی تو ایسا ہی کچھ معاملہ نہیں تھا۔

بہائی حضرات تو اصل امام مہدی کے باپ کا نام ماں کا نام سب پوچھتے ہیں۔ آخر یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ مرزا رضا بزاز کا سید علی محمد کیسے ہو گیا۔ ایران میں آج بھی مرزا اسے کہتے ہیں جس کی ماں سید ہو لیکن باپ غیر سید ہو ۔یہ باپ بدلنے کا مسئلہ سمجھ میں نہیں آیا۔ ویسے حرکتیں حقیقت کا انکشاف کرتی ہیں۔

نتیجہ:

بہائی حضرات خود یہ چاہتے ہیں کہ ان کا بھید نہ کھلے ۔ لٰذا و لوگ کسی بھی طرح شیعہ روایتوں کو موڑ توڑ کر حضرت مہدی علیہ السلام کی جگہ مرزا علی محمد باب کو لانا چاہتے ہیں حالانکہ وہ خود بارگاہِ خداوند عالم میں دعا کرتے ہیں اور شہادت دیتے ہیں جو پچھلے اوراق میں گذر گئی اب جب کوئی خدا وند عالم کے سامنے شہادت دے کر خود آپ اپنی شہادت سے در گذر ہوجائے تو پھر ایسے شخص کا انسانوں کے سامنے کیا بھروسہ اور پھر خدا وند عالم نے جو جنت کا وعدہ کیا ہے وہ اس سے بھی در گذر ہو جائے گا ایسے لوگوں کے لئے ہےاور دوسرے وعدے کوپورا کرے گا ۔ یہ سب دیکھ کر ایک درس تو ضرور ملتا ہے اور

وہ یہ ہے کہ ہدایت کی ذمہ داری خدا وند عالم ہی کی ہے۔ اور یہ ہدایت کا نور لمحہ بہ لمحہ ہم تک پہنچتا رہتا ہے۔ لہٰذا ہر وقت یہ دو عائیں پڑھنا نہیں بھولنا چاہئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَالِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْ لَا اَنْ ھَدٰنَااللّٰہُ
سورہ اعراف ، آیت ۴۳

شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمیں اس (منزل مقصود) تک پہنچا دیا۔ اور اگر خدا ہمیں یہاں نہ پہنچاتا تو ہم کسی طرح یہاں تک نہ پہنچ سکتے۔

شیعہ نظریہ: اسلام بزور شمشیر پھیلائیں گے۔

بہائی حضرات اس شک و شبہ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام زمانہ روحی وار واحنا الفدہ (لکم دینکم ولی الدین) اور(سورہ کافرون کی آیت) لَا اِکْرَاہَ فِیْ الدِّیْنِ، ان دونوں آیتوں کی نا فرمانی کریں گے اور اسلام کو بزور شمشیر پھیلائیں گے۔ لہٰذا ایرانی عوام تیار بیٹھی تھی کہ وہ حضرت قائم اور ان کے اصحاب کو منہ توڑ جواب دیں لہٰذا جب مرزا علی محمد نے اپنے آپ کو قائم کہلوایا تو لوگوں نے ان سے انتقام لینا شروع کیا۔

جوابات:

بہائی حضرات ایک آیت یا ایک حدیث اس ضمن میں شیعہ حوالہ سے پیش کردیں کہ امام زمانہ علیہ السلام ان آیتوں کی مخالفت کریں گے تو پھر ہم بات کو آگے برھائیں، یا ہم خود بہائی مذہب قبول کرنے کے لئے تیار ہو ں گے۔

اس ضمن میں بہائی حضرات کیوں کر کوئی آیت یا حدیث پیش کر سکتے ہیں ؟ جبکہ پہلی آیت ایک مخصوص صورت سے متعلق تھی اور دوسری آیت عہد رسول ہی میں جاہداالکفار و المنافقین (سورہ توبہ آیت ۷۳) کی آیت سے منسوخ ہو چکی تھی۔
ترجمہ:اے نبی کفارومنافقین سے جہادکرو.
کاش بہائیوں نے ہوالذی ارسل رسولہ با لہدی و دین الحق۔(Ref.) کی آیت بھی دیکھ لیا ہوتا۔

شیعیان آئمہ معصومین کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ ان کی حکومت بارعب ہوگی۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ ایک رات میں غلبہ عنایت کرے گا۔
یصلح اللّٰہ ....فی لیلۃ۔

ان کی حکومت سارے عالم پر ہوگی ۔ حق کا بول بالا ہوگا ۔ ظالمین سے انتقام
لیا جائے گا۔ اہل کتاب سے مسالمہ ہوگا۔ جس کے نتیجہ یہ سب ملت حق میں
داخل ہوجائیں گے۔ کیا بہائی حضرات کے سامنے اسی کو شمشیر کے زور پر پھیلنا
کہتے ہیں۔

شیعوں کے مذکورہ بالا عقیدہ کے لئے ذیل میں حدیثیں پیش خدمت ہیں۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:
”قائم با رعب اور منصور راز جانب خدا ہوں گے ان کے لئے طی الارض ہوگا اور
زمین اپنے خزانوں کو پیش کردے گی ۔ ان کی حکومت مشرق و مغرب تک پہنچ
جائے گی۔ اور ان کے ذریعہ سے خدا اپنے دین کو غلبہ دے گا ۔ چاہے مشرکوں کو
ناگوار ہو۔ اسی وقت زمین کا ہر خرابہ آباد ہوگا۔“
بحار ج ۱۳ ص ۱۵۵

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ (جس کا
خلاصہ یہ ہے) ذوالقرنین کی طرح قائم مشرق و مغرب تک پہنچیں گے ، ان کے
لئے خداوند عالم زمین کے خزانوں کو ظاہر کردے گا ۔ اور ان کو بارعب قرار دے
گا ۔ وہ عدل و داد سے زمین کو بھر دیں گے۔
بحار ج ۱۳ ص۱۸۷

لِيَظْهِرَہٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّہٖ وَلَوْ كَرِہَ الْمُشْرِكُوْن کے متعلق حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ قسم ہے کہ اس کی تاویل کا وقت بغیر ظہور قائم
نہ ہوگا جب وہ ظاہر ہوں گے تو کوئی کافر باللہ اور مشرک بالامام ایسا نہ
ہوگا جو حضرت کے ظہور کونا پسندکرتا ہو۔ ایسے ظالموں کو کہیں پناہ نہ ملے
گا۔
بحار ج ۱۳ ص ۱۹۳

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
”خدا قائم کے ہاتھوں پر مشارق و مغارب ارض کو فتح عطا کرے گا۔“
بحار ج ۱۳ ص ۲۰۰

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
” جب قیام قائم ہوگا تو شامی بنی امیہ کو مطلب کریں گے۔ وہ روم بھاگ جائیں
گے ۔ رومی ان کو نصرانی ہو جانے کی شرط سے پناہ دیں گے۔ جب اصحاب قائم
وہاں پہنچیں گے تو امان اور صلح کے خواہاں ہوں گے یہ لوگ کہیں گے کہ ہم
لوگ اس وقت تک صلح نہ کریں گے جب تک ہمارے مغرور دین کو واپس نہ دو گے
چنانچہ وہ رومی شامیوں کو انکے حوالے کردیں گے۔“

بحار ج ۱۳ ص ۲۰۰

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
” جب قیام قائم ہوگا تو ہر ناجی پر ولایت پیش ہوگی۔ اگر انکار کرے گا تو قتل ہوگا یا جزیہ دے گا۔“
بحار جلد ۱۳ ص ۱۹۹

حضرت امام صادق علیہ السلام سے راوی نے ذمی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ان سے مثل رسول اللہ حضرت قائم بھی صلح کریں گے ۔ اور جزیہ لیں گے ۔ ناجیوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ ہمارے مخالفین کا ہماری حکومت میں کوئی حق نہیں ۔ ان کا خون آج تم پر اور پیغمبر پر حرام مگر ظہور قائم کے وقت انکا خون ہم پر حلال کردے گا ۔
بحار ج ۱۳ ص ۱۹۹

قارئین ملاحظہ فرمائیں کیا کہیں بلا استثناء یہ کہا گیاہے کہ حضرت صرف اور صرف خون خرابہ کریں گے ۔ اور اسلام کو شمشیر کے زور پر پھیلائیں گے ۔ ہاں یہ ہے کہ بہائیوں جیسے ناجی جو دیگر آئمہ کے زمانے میں بھی موجود تھے انہیں نہیں چھوڑیں گے۔

مندرجہ بالا روایتوں میں اس بات کی صریحاً تاکید کی گئی ہے کہ وہ زمانہ پر غلبہ پائیں گے ۔ نہ کہ زمانہ ان پر غلبہ پائے گا۔ اب بہائی حضرات بتائیں انہوں نے ایرانیوں پر غلبہ پایایا ایرانیوں نے ان پر ۔ اور جب وہ ایرانیوں پر غلبہ نہ پاسکے تو پھر ساری دنیا پر کیا غلبہ پائیں گے۔

اسکے بر خلاف حضرت قائم علیہ السلام کتاب اللہ اور سنت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر چلتے ہوئے حکومت کریں گے اور دوسرے آئمہ کی طرح بالکل تقیہ میں نہ ہوں گے۔ جس کے ضمن میں بہت ساری روایتیں پائی جاتی ہیں ۔ذیل میں ہم تبرکاً چند کا ذکر کرتے ہیں ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ایک طولانی روایت میں ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام اپنے آپ کو یاد گار انبیاء بتاتے ہوئے ارشاد فرمائیں گے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے باب میں مجھ سے کون محاسبہ کرسکتا ہے ۔ میں ان دونوں کے ساتھ اولیت رکھتا ہوں۔
بحار ج ۱۳ ص ۱۶۷ و۱۹۱

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قائم علیہ السلام مکہ میں کتاب اور سنت رسول اللہ پر لوگوں سے بیعت کرلیں گے۔“
بحار ج۱۳ ص ۱۸۳

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:قائم علیہ السلام منبر پر جاکر لوگوں سے وعدہ کریں گے کہ تمہارے درمیان رسول کی سیرت پر چلوں گا اور انھیں کی طرح عمل کروں گا ۔ “
بحار ج ۱۳ ص ۱۹۰

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:”قائم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر سفیانی کو دعوت دیں گے ۔پہلے وہ قبول کرے گااور پھر بہک جائے گا۔“
بحار ج ۱۳ ص ۱۹۲

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ” قائم سیرت رسول پر چلیں گے اور آثار محمدی کو ظاہر کریں گے ۔ اس سلسلہ میں آٹھ روز تک تلوار استعمال (نہ) کریں گے۔“
بحار ج ۱۳ ص ۱۹۳

ان تمام باتوں کا لب و لباب یہ ہے :وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ سورہٴ فصّلت کی آیت ۶ و۷ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔
ویل للمشرکین الذین اشرکو بالامام الاوّل و ہم بالائمة الاخرین کافرون۔.........
ترجمہ: ویل ہوان مشرکوں کیلئے جنھوں نے امام اول (علی)کے ساتھ کسی کو شریک کیااور امام آخرؑ(امام مهدی)کا انکارکیا(.
بحار ج ۲۳ ص ۸۳۔۸۴ ۔۲۴

’لہٰذا بہائی حضرات اب گھبرائے ہوئے ہیں کہ ہمارا قائم تو آکر جا چکا اور ہمیں دنیا پر غلبہ نہیں ملا۔ قرآن کا وعدہ ہے جو غلط ہو نہیں سکتا تو ان کو ابھی سے ناگوار گذرنا شروع ہو گیا ہے۔

اصل قائم کا غلبہ ساری دنیا پر ہوگا اور مشرکوں کو ناگوار گذرے گا۔ اور جھوٹے قائم پر دنیا کا غلبہ ہوگا اور انھیں خود ناگوار گذرے گا ۔ جس کی تائید قرآن ان الفاظ میں کر رہا ہے ۔
انّ حذب اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَلَا خَوْفٌعَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

نتیجہ:

بہائی حضرات کا یہ خاص رویہ رہا ہے کہ آیتوں کو عربی میں پیش کر کے اپنے آپ کو عالم ثابت کرنے کی کوشش کریں گے اور حدیثوں کو غلط حوالوں سے غلط پیش کر کے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مرزا علی باب اس قوم کے مہدی تھے۔ اور مرزاحسین بہاء اللہ نئے نبی ہیں ۔ حالانکہ دلائل اور طور طریقہ سے ان کے لئے بھی ثابت ہے کہ مرزا علی محمد مہدی نہیں تھے۔ لیکن چونکہ عام عوام کو حوالے ڈھونڈنے کی فرصت نہیں ہوتی اور اگر ڈھونڈ بھی لیا تو یہ کتابیں عربی میں ہیں ترجمہ تو ہوا نہیں ہے لہٰذا ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں ۔ ویسے بھی جیسے قرآن کے لئے ملتا ہے کہ بعض کو ہدایت کرتا ہے اور بعض کو گمراہ ویسے ہی آئمہ معصومین کی حدیثیں بھی سمجھنا مشکل ہے بعضوں کے لئے، اور بعض کے لئے آسان ہے ۔ لہٰذا روایات میں ملتا ہے کہ آئمہ معصومین جب دشمنوں کے نرغے میں گھرے ہوئے ہوتے تھے تو پورا لفظ بونے کے بجائے صرف حرف بولدیا کرتے تھے ۔ اور ان کے اصحاب صالح اُس حرف کا مفہوم سمجھ جایا کرتے تھے ۔ جیسا کہ بہلول کے بارے میں مشہور ہے .... لہٰذا ہمیں مندرجۂ ذیل چیزوں پر عمل کرنا چاہیئے۔

عربی سیکھیں اور اپنے بچوں کو سیکھائیں ضروری نہیں کہ حوضۂ علمیہ میں ہی جاکر سیکھیں بلکہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ۔

احادیث کا مطالعہ کریں اورمطالعہ شروع کرنے سے پہلے اللہ، اس کے رسول اور آئمہ معصومین سے مدد طلب کریں کہ وہ ہمیں ان کی حدیثوں کو سمجھنے اور ہضم کرنے کی توفیق دیں۔

عربی بولنے والوں یا آیات پڑھنے والوں سے متاثر ہوکر ایمان کی دولت نہ ڈالیں بلکہ اگر وہ آئمہ معصومین کے خلاف جارہی ہیں تو اگر ہم سکت و طاقت رکھتے ہیں دفاع کی تو دفاع کریں ورنہ ایسی مجلسوں میں نہ بیٹھیں کیوں کہ جب ایک عام مسلمان کے لئے یہ حکم ہو سکتا ہے کہ ہمارے شیعوں کو چاہیئے کہ ایسح جگہ نہ بیٹھیں جہاں کہ موٴمن کی غیبت ہورہی ہو تو آئمہ معصومین تو بحرحال عام موٴمن سے بلند درجہ رکھتے ہیں ۔

شیعہ نظریہ: حضرت امام مہدی نئی شریعت اور نئی کتاب لے کر آئیں گے

بہائی حضرات شیعوں کی حدیثوں سے یہ بات ثابت کرنا چا ہتے ہیں کہ جسے ان کے خود ساختہ مہدی نئی شریعت (یعنی شریعت بہائیہ) اور نئی کتاب (کتاب بیان عربی و فارسی)وغیرہ لے کر آئے تھے۔ اس کا سراغ شیعہ احادیث میں ملتا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل احادیث کو بہائی حضرات ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

پہلی حدیث: حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قائم آل محمد نئی شریعت اور نئی احکام کے ساتھ ظہور فرمائیں گے جس طرح سے رسول اللہ نے ابتداء اسلام میں لوگوں کو نئی شریعت کی دعوت دی تھی۔
بحار ج ۳۲۳

جوابات:
یہ روایت بحارالانوار میں دئیے ہوئے حوالے اور اس کے آگے پیچھے بھی موجود نہیں ۔ لہٰذا اس پر گفتگوسے کچھ حاصل نہیں

دوسری حدیث: امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں جس وقت قائم ظاہر ہوگا تو وہ احکام قبل کو منسوخ کردیگا۔ جس طرح سے رسول اللہ نے احکام سابقہ کو منسوخ فرمایا تھا اور جدید اسلام کو پھیلایا تھا۔
بحار الانوار ۳۳۰

جوابات:
یہ حدیث بھی بحارالانوار کے دئیے ہوئے حوالے اور قبل وبعد بھی موجود نہیں۔

ہاں یہ حدیث کتاب کشف الغمہ کے ص ۳۲۰ / پر ملتی تو ہے۔ لیکن اس میں کہیں شریعت ، احکام کے الفاظ نہیں ہیں ۔ بلکہ صرف کتاب جدید اور امر جدید کے الفاظ ہیں۔

ہم بھی اس کے قائل ہیں کہ مسلمان اسلام حقیقی سے اس قدر بیگانہ ہوچکے ہوں گے کہ اسلام حضرت کی طرف دعوت دینا امر جدید معلوم ہوگا۔ جیسے ایام جاہلیت میں لوگ ملت ابراہیمیہ سے بہت دور ہو گئے تھے۔

یہ بات کسی نئی شریعت کے لانے کے ضمن میں نہیں کہی گئی ہے۔ بلکہ لوگوں کی جہالت کی بناء پریہی دین اسلام ان کو نیا دین معلوم ہوگا۔اوریہ صرف ظہور سے مخصوص نہیں بلکہ آج بھی جب ہم اپنے بزرگوں سے کوئی ایسی چیز شرع و شریعت کی بتاتے ہیں جو انھیں نہیں معلوم ہوتی تو وہ یہی کہتے ہیں کہ کونسا نیا مذہب لے کر آئے ہو۔

لیکن بحرحال یہ حدیث کسی بھی طریقہ سے مرزاعلی محمد باب ، مرزا حسین علی اور بہائی مذہب کے مفاد
کے لئے یا پیشنگوئی کے طور پر نہیں بیان کی گئی ہے۔بلکہ اگر بہائی حضرات اس حدیث کو اپنے لئے منطبق کریں تو شاید یہ ان سب سے بڑی بھول ہوگئی۔

تیسری حدیث:اگر یہ لوگ جان لیں کہ قائم ظہور فرمانے کے بعد کیا کرے گا تو لوگ تمنا کرتے کہ کاش ہم اس کو نہ دیکھیں کیوں کہ شریعت جدیداور حکم جدید کتاب جدید اور حکم جدید کے ساتھ ظاہر ہوگا اور یہ بات لوگوں کو گراں گزرے گی
مجمع النورین

جوابات:
اس قسم کی کوئی روایت نہ ہی مجمع النورین میں موجود ہے اور نہ ہی بحارالانوار میں موجود ہے۔

ان تمام حدیثوں کے بارے میں ہمارا دعویٰ ہے کہ ان میں شریعت کا لفظ صراحۃً موجود نہیں ہ اور کیونکر موجود ہو سکتا ہے جبکہ سابق میں ہم بکثرت حوالے دے چکے ہیں کہ امام ز مانہ علیہ السلام کتاب و سنت رسول اللہ پر عمل کریں گے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا کہ مولیٰ کیا امام زمانہ علیہ السلام کے لئے وحی ہوگی فرمایا ہ رسول اللہ والی وحی نہیں ہوگی وہ رسول کے انتقال کے بعد بند ہو گئی ہاں مادر موسیٰ و جناب مریم والی وحی ہو گی اب تو بہائی حضرات یہ نہیں کہہ سکتے کہ قائم نئی شریعت نئی کتاب لے کر آئے گا جب وحی کا راستہ ہی بند ہو گیا تو کیسے شریعت اور کیسے کتاب لیکر آ ئیں گے ہ لہٰذا قائم ہی نہیں بلکہ کوئی اور بھی اگر اس کا دعویٰ کرے جیسے مرزا غلام احمد قادیانی ، مرزا علی محمد ، مرزا حسین علی تو پھر وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

ہماری طرف سے بہائیوں کو یہ کھلا چیلنج ہے کہ ایک حدیث بھی ہماری معتبر کتاب سے بتا دیں جس میں شریعت جدید یا کتاب جدید کی بات کی گئی ہوے اور وہ ایسا نہیں کر سکتے، بلکہ اس کے خلاف بہت ساری حدیثیں ملتی ہیں جن میں کچھ یہاں نقل کی جارہی ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قائم قیام فرمائیں گے تو ان لوگوں کے لئے خیمے نصب
فرمائیں گے جو لوگوں کو مطابق تنزیل قرآن تعلیم دیں گے۔ یہ چیز حفاظ پر نہایت شوق گذرے گی۔
بحارالانوار جلد ۱۳ ص ۱۸۱

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے ارشاد فرمایا قائم میری نسل سے ہوگا وہ میرا ہم نام اور ہم کنیت ہوگا۔ اس کے شمائل میرے شمائل اور اس کی سنت میری سنت ہو گی۔ وہ لوگوں کو میری شریعت پر قائم کرے گا ۔ اور لوگوں کو کتاب باری کی طرف دعوت دے گا ۔جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔

اسرار العقائدص ۸۳

نتیجہ:

بہائی حضرات اس قسم کی گڑھی ہوئی حدیث کو پیش کرکے کوئی بھی حوالہ دے دیتے ہیں تا کہ لوگ اسے مستندمانیں اور مرزا علی محمد کومہدی سمجھ بیٹھیں ۔ جب رسول نے کہہ دیا کہ اس کی اطاعت میری اطاعت ہے ۔ تو کیا رسول اللہ ۱۷/ رکعت نماز کو کم کر کے ۹/ رکعت نماز پر راضی ہو جائیں گے ۔ یا منی جس کو آپ نے نجس بتایا بہائیوں کے پاک کہنے پر راضی ہو جائیں گے ۔ یا روزوں کی تعداد ۲۹ یا ۳۰ کی بجائے ۱۹/ روزوں پر راضی ہوجائیں گے یا وہ آیت قرآن کہ ان عدة الشہور عند اللہ اثنا عشرہ ” بیشک اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد ۱۲/ کی بجائے ۱۹/ کردی گئی ہو تو خوش ہو جائیں گے ۔ یہ سب من گڑھت حدیثیں اور غلط حوالے لوگوں کو دھوکا دینے کے علاوہ اورکیا ہے۔اورعجیب وغریب بات ہے کہ قرآن نقل کرتا ہے کہ کا فروں کے سامنے جب دین اسلام لیکر جاؤ تووہ جن وجوہات کی بناء پر اسے ردکرتے ہیں وہ یہ کہ ہمارے آباواجداد ایسا نہیں کرتے تھے۔ اورامام زمانہ دین اسلام کے (نعوذباِاللہ)خلاف کریں گے کہ ہمارے آباء واجدادایساکرتے تھے فاعقبرویااولی الابصار۔

انیسویں صدی عیسوی میں اسلام کے خلاف بہت سے فتنے کھڑے ہوئے اور تحریکیں اٹھیں۔ ان تحریکوں میں سے ایک تحریک بابیت اور بہائیت ہے۔ جس نے شریعتِ اسلامیہ کو منسوخ قرار دیا اور ایک نئی شریعت بنا کر پیش کی گئی۔

اس تحریک نے پوشیدہ رہ کر اسلام کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا۔ اس تحریک کا آغاز کیسے ہوا؟ اسلام کے خلاف اس نے کیسی کیسی خوفناک سازشیں کیں اور پھر اس کی قیادت کس طرح انتشار کا شکار ہو گئی اس کا مختصر جائزہ درج ذیل سطور میں پیش کیا جاتا ہے۔

علی محمد باب

بابی مذہب کے بانی علی محمد ایک تاجر شیعہ گھرانے میں یکم محرم ۱۲۳۶ھ / ۹۔اکتوبر ۱۸۲۰ء کو شیراز (ایران) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم شیخ عابد سے حاصل کی جو فرقہ شیخیہ کے بانی شیخ زین الدین احسائی (۱۱۵۴ھ تا ۱۲۴۲ھ) کے شاگرد سید کاظم رشتی (وفات ۱۸۴۳ء) کے مرید تھے۔ ایک دفعہ سفر کربلا کے دوران علی محمد کی ملاقات سید کاظم رشتی سے ہوئی اور ان سے تعلیم پانے لگے۔ یہ سلسلہ دو سال تک جاری رہا۔

باب ہونے کا دعویٰ

سید کاظم رشتی کا خیال تھا کہ امام غائب کے ظہور کا وقت قریب آ چکا ہے اس لئے انہوں نے اپنی وفات سے قبل امام غائب کی تلاش میں اپنے مریدوں کو ایران میں پھیلا دیا۔ سید کاظم رشتی کی وفات کے پانچ ماہ بعد ان کے ایک مرید ملا حسین بشروئی شیراز میں علی محمد سے ملے ان کی تحریک پر علی محمد نے ۲۳ مئی ۱۸۴۴ء کو باب ہونے کا دعویٰ کیا۔ (تاریخ نبیل صفحہ ۳۴‘ ۳۵ نبیل زرندی تلخیص زینا سہراب جی ناشر بہائی پبلشنگ ٹرسٹ کراچی)

ملا حسین بشروئی کے متعلق خود بہاء اللہ نے لکھا ہے۔

> ’’اگر وہ نہ ہوتا تو خدائے بزرگ و برتر مقام رحمت پر جلوہ فرمانہ ہوتا اور اپنے تختِ عزت و جلال پر نزول نہ فرماتا‘‘۔(قرنِ بدیع صفحہ ۳۸ شوقی افندی ترجمہ سید ارتضیٰ حسین ناشر مؤسستہ مطبوعات ملی بہائیاں پاکستان)

شیعہ عقائد کی رو سے باب امام مہدی اور لوگوں کے درمیان واسطہ کو کہتے ہیں ابتداءً علی محمد نے باب ہونے کے دعویٰ پر ہی اکتفا کیا لیکن کچھ عرصہ بعد صاحب شریعت اور تمام نبیوں سے افضل ہونے کا دعویٰ کر

دیا۔ چنانچہ بہاء اللہ نے لکھا:۔

''۔۔۔ ایسا نقطہ ہیں جس کے گرد تمام انبیاء اور رسولوں کی حقیقت گھومتی ہے اور آپ کا مرتبہ تمام انبیاء سلف سے بڑھ چڑھ کر ہے اور آپ کا ظہور تمام برگزیدہ انبیاء کے خیال اور تصور سے بالاتر ہے۔'' (قرنِ بدیع صفحہ ۹۴ از شوقی افندی ترجمہ سید ارتضیٰ حسین ناشر مؤسسہ مطبوعات ملی بہائیاں پاکستان)

بابیت کی تبلیغ

علی محمد نے اپنے ابتدائی اٹھارہ مریدوں کو حروف حیٔ کا نام دیا جنہوں نے کھلم کھلا تبلیغ شروع کر دی اور حکومتی معاملات میں بھی دخل اندازی کرنے لگے ان کے مرید مسجدوں میں جا کر اذان دیتے جس میں علی محمد باب کا ذکر تھا اور زبردستی ممبروں پر چڑھ کر تبلیغ کرتے۔ (تاریخ نبیل صفحہ ۶۹' ۱۶۳ از نبیل زرندی تلخیص زینا سہراب جی)

علی محمد کی گرفتاری اور دعویٰ سے دستبرداری

متشدّدانہ تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے علی محمد باب کے مریدوں کا عوام الناس سے تصادم ہونے لگا جس کی وجہ سے حکومت نے امن عامہ کی خاطر علی محمد باب کو حراست میں لے لیا اور ملاقات پر پابندی عائد کر دی لیکن علی محمد باب نے اپنی خفیہ سرگرمیاں جاری رکھیں جس کا حکومت نے سختی سے نوٹس لیا تو علی محمد باب دعویٰ سے دستبردار ہو گئے۔ (تاریخ نبیل صفحہ ۷۱ از نبیل زرندی تلخیص زینا سہراب جی)

اس پر حکومت نے انہیں رہا کر دیا لیکن کچھ عرصہ گذرنے کے بعد علی محمد باب اور اس کے مریدوں نے اپنی کارروائیاں پھر تیز کر دیں جس کی وجہ سے انہیں دوبارہ گرفتار کر لیا۔

اسلامی شریعت کی منسوخی کا اعلان

اس دوران علی محمد باب کے سرگرم مرید مرزا حسین علی نوری المعروف بہاء اللہ کی سرکردگی میں ۱۸۴۸ء میں بدشت کے مقام پر بابی سربراہوں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں علی محمد باب کی ایک مرید عورت ام سلمیٰ قرۃ العین طاہرہ نے پہلی دفعہ اسلام کی منسوخی کا اعلان کیا اور علی محمد باب کی رہائی کیلئے مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کانفرنس میں مرزا حسین علی نوری نے اپنے لئے بہاء کا لقب استعمال کیا۔ (قرن بدیع صفحہ ۶۵'۶۶ از شوقی افندی ترجمہ سید ارتضیٰ حسین ناشر مؤسسہ مطبوعات ملی بہائیاں پاکستان)

بدشت کانفرنس کے بعد بابیوں نے پرتشدّد کارروائیاں شروع کر دیں جس کے نتیجے میں ایران میں زبردست فسادات برپا ہوئے۔ اور بابی قلعے بند ہو کر حکومت کے خلاف کئی ماہ تک لڑتے رہے۔ ان معرکوں میں سرکردہ بابی مرزا حسین علی نوری ملا حسین بشروئی اور قرۃ العین پیش پیش تھے۔ انہوں نے اپنے جانثاروں کو حکومت کا لالچ دیا لیکن اس کے باوجود ان معرکوں میں بابیوں کو بری طرح ناکامی ہوئی۔

بابی شریعت البیان

ادھر قلعہ ماہ کو میں قید علی محمد باب نے شریعت کی کتاب ’’البیان‘‘ لکھنی شروع کی جسے قرآن مجید کا ناسخ قرار دیا (بابی تصور کے مطابق وحی آسمان سے نازل نہیں ہوتی بلکہ دل سے اٹھتی ہے۔) مگر اسے بھی مکمل نہ کر سکا۔ (ظہور مہدی و مسیح صفحہ ۴۱۱ بہائی پبلشنگ ٹرسٹ کراچی)

البیان میں بابیوں کو جارحانہ اور پرتشدّد طریق اپنانے کی تلقین کی گئی ہے۔ جیسا کہ عبدالبہاء نے لکھا ہے۔

’’حضرت اعلیٰ (علی محمد باب) کا حکم البیان میں یہی ہے کہ جو لوگ آپ پر ایمان نہیں لائے اور آپ کی تصدیق نہیں کرتے ان کی گردنیں اڑا دی جائیں اور ان کا قتل عام کیا جائے اور علوم و فنون اور مذاہب عالم کی جتنی کتابیں ہیں ان کو جلا دیا جائے اور جتنے مقامات اور قبورانبیاء ہیں ان میں سے بھی کسی کو نہ چھوڑا جائے سب کو گرا دیا جائے‘‘۔ (مکاتیب عبدالبہاء جلد۲ صفحہ ۲۶۶ مطبع کردستان العلمیہ مصر ۱۹۱۰ء)

اسی طرح البیان کے بارے میں بہاء اللہ و عصر جدید صفحہ ۵۲ عربی میں لکھا ہے۔ ان البیان قد اوحی الیہ ممن یظھرہ اللّٰہ یعنی من یظہرہ اللّٰہ (بہاء اللہ) ہی آپ کے الہام کا واحد منبع اور آپ کی محبت کا یگانہ مرکز ہیں۔

علی محمد باب کی وفات

بابیوں کی سرگرمیاں جب حکومت اور عوام کی نظر میں بہت زیادہ مخدوش اور پُرتشدّد ہو گئیں تو حکومت نے علی محمد باب کو تبریز سے لا کر جولائی ۱۸۵۰ء میں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ علی محمد باب نے اپنی موت سے ایک روز قبل مایوس ہو کر اپنے مریدوں سے کہا کہ وہ خود ہی اسے قتل کر دیں اور انہیں یہ وصیت کی کہ جب تم سے میرے بارے میں استفسار کیا جائے تو تقیہ سے کام لینا اور میرا انکار کر دینا اور مجھ پر

لعنت بھیجنا۔ (نقطہ الکاف صفحہ ۲۴۷ مرزاجانی کاشانی لندن ۱۹۱۰ء)

علی محمد باب کی جانشینی

باب نے اپنی وفات سے قبل بہاء اللہ کے چھوٹے سوتیلے بھائی مرزا یحییٰ صبح از ل کو اپنا جانشین مقرر کیا اور تمام ضروری کاغذات اور مہریں وغیرہ اس کے سپرد کر دیں۔ (نقطہ الکاف صفحہ ۲۴۴ ایضاً)

علی محمد باب چونکہ اپنی خود ساختہ شریعت ’’البیان‘‘ نامکمل چھوڑ گئے تھے اس لئے صبح ازل نے ’’المستیقظ‘‘ نامی کتاب لکھی جسے ’’البیان‘‘ کا تتمہ قرار دیا۔ لیکن بہائیوں کا کہنا ہے کہ ’’المستیقظ‘‘ میں ’’البیان‘‘ کے حکموں کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔بعد میں بہاء اللہ نے یحییٰ صبح ازل کو ’’دجال‘‘ قرار دیا۔

بابیوں کی حکومت مخالف کارروائیاں

۱۶۔ اگست ۱۸۵۲ء کو چند بابیوں نے شاہِ ایران پر گولی چلا دی لیکن نشانہ خطاء گیا اور حملہ آور گرفتار کر لئے گئے۔ (بہاء اللہ و عصر جدید صفحہ ۳۱ از جے۔ای ایسلمنٹ بار ششم ۱۹۸۳ء بہائی پبلشنگ ٹرسٹ کراچی)

شاہِ ایران پر قاتلانہ حملہ کے بعد حکومت نے بابیوں کو گرفتار کرنا شروع کیا جس پر اکثر بابی بھیس بدل کر دوسرے ملکوں میں بھاگ گئے اور بابی تحریک کے سربراہ صبح ازل بھی بغداد چلے گئے۔ چالیس بابی گرفتار ہوئے جن میں مرزا حسین علی نوری المعروف بہاء اللہ بھی تھے۔

چارماہ بعد روسی سفیر کی سفارش پر بہاء اللہ رہا ہوئے۔ (لوح ابن ذئب صفحہ ۴۲ از بہاء اللہ ناشر محفل روحانی ملّی بہائیاں کراچی)

روسی حکومت کی بہاء اللہ میں دلچسپی سے اندازہ ہوتا ہے کہ مذہبی سے زیادہ یہ سیاسی تحریک تھی۔

کچھ عرصہ بعد حکومت نے مرزا حسین علی نوری کو بھی بغداد بھجوا دیا لیکن انہوں نے وہاں بھی اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں اس پر حکومت نے انہیں قسطنطنیہ (ترکی) اور پھر ایڈریا نوپل بھیج دیا۔

بہاء اللہ اور صبح ازل میں اختلافات

جب بہاء اللہ اور صبح ازل میں اختلافات شروع ہوئے توبہاء اللہ نے

دعویٰ کیا کہ باب نے ''البیان'' میں پیشگوئی کی تھی کہ میرے بعد من یظھرہ اللّٰہ (جسے خدا ظاہر کرے گا)آئے گا اور وہ میں ہوں اور مرزا یحییٰ صبح ازل باب کے حقیقی جانشین نہیں بلکہ اسے صرف لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے مقرر کیا گیا تھا تا ان کی توجہ بہاء اللہ سے ہٹ جائے اور وہ محفوظ رہے۔(مقالہ سیاح صفحہ ۵۵ عباس آفندی مترجم مصطفی رومی مطبوعہ دہلی)

سوال یہ ہے کہ یہ دھوکا باب نے دیا یا انکے جانشین یحییٰ صبح ازل نے یا بہاء اللہ نے؟

اس اختلاف کے بعد بابی مذہب دو فرقوں میں تبدیل ہو گیا بہاء اللہ کے پیروکار بہائی کہلائے اور صبح ازل کے ماننے والے ازلی کہلائے بہاء اللہ اور صبح ازل نے ایک دوسرے کو زیر کرنے کی کوشش کی ایک دوسرے کے خلاف حکومت کے پاس شکایات کیں۔ دونوں فرقوں میں تصادم کے نتیجے میں بعض افراد قتل بھی ہوئے جس کا الزام دونوں ایک دوسرے پر لگاتے رہے۔ ((Materials for the study of the Babi Religion E.E Brawn 1918

بابیوں کے شدید اختلافات اور فتنہ فساد کی بناء پر ترکی حکومت نے بہاء اللہ اور اس کے ساتھیوں کو عکا فلسطین بھجوا دیا اور صبح ازل کو جزیرہ قبرص روانہ کر دیا۔ بہائی صبح ازل کو دجال اور قبرص کو جزیرہ شیطان قرار دیتے ہیں۔ (ظہور مہدی و مسیح صفحہ ۶۰۱، ۶۰۲ بہائی پبلشنگ ٹرسٹ کراچی)

بہائی شریعت الاقدس

۱۸۷۳ء میں بہاء اللہ نے عکہ میں البیان کو منسوخ کر کے الاقدس لکھنی شروع کی ہر چند کہ یہ شریعت بھی بہائی تصور کے مطابق ان کی اپنی نازل کردہ اور خود ساختہ ہے۔ جس کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ الاقدس کا ایک لفظ پڑھنا سب الہامی شریعتوں کے پڑھنے سے بہتر ہے۔ لیکن بہاء اللہ نے اسے اپنی زندگی میں شائع کیا نہ اس کے بیٹے اور جانشین عبدالبہاء نے اس کی اشاعت کی اجازت دی اور آج سو سال سے زائد عرصہ گذرنے کے بعد بھی بہت ہی محدود تعداد میں اسے شائع کیا گیا ہے۔

بہاء اللہ کا دعویٰ الوہیت

بہاء اللہ نے اپنی نسبت لکھا ہے:

’’لَا اِلٰــ اِلَّا اَنَا الْمَسْجُوْنُ الْفَرِیْدُ‘‘ (کتاب مبین از بہاء اللہ صفحہ ۲۸۶)

مجھ اکیلے قیدی کے سوا کوئی معبود نہیں۔

الاقدس اور دوسری الواح میں بہاء اللہ نے اپنے آپ کو مالک قدر‘ سمیع‘بصیر‘ عالم الغیب‘ موجد عالم اور خالق اشیاء قرار دیا ہے۔

بہاء اللہ کے دعویٰ کے بارے میں محفوظ الحق علمی لکھتے ہیں:۔

’’اہل بہاء نے کبھی نہیں کہا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اور (بہاء اللہ) موعود کل ادیان نبی یا رسول ہے۔ بلکہ اس کا ظہور مستقل خدائی ظہور ہے۔‘ ‘ (کوکب ہند دہلی ۲۴ جون ۱۹۲۸ء)

بہاء اللہ کے بیٹے اور جانشین مرزا عباس آفندی نے لکھا ہے۔

’’پہلے دن انبیاء کے دن کہلاتے تھے لیکن یہ دن یوم اللہ ہے۔‘‘ (ظہور مہدی و مسیح صفحہ ۴۹۷ بہائی پبلشنگ ٹرسٹ کراچی)

بہائی بہاء اللہ سے دعائیں کرتے ہیں۔ (دروس الدیانہ درس نمبر۹ ۱ ۔از محمد علی قائنی مصر ۱ ۳۴۱ ھ صفحہ ۲۸)

اسی طرح بہائی بہاء اللہ کی قبر کو سجدے بھی کرتے ہیں۔ (بہجۃ الصدور ۔از مرزا علی حیدر صفحہ۲۵۸)

اوران کا قبلہ بہاء اللہ کا مزار ہے۔ ۔

بہاء اللہ کی وفات اور بہائیوں میں اختلاف

بہاء اللہ نے ۱۸۹۲ء میں عکہ میں وفات پائی اپنی وفات سے قبل اپنے بیٹے عباس آفندی المعروف عبدالبہاء کو بہاء اللہ کے جانشین ہونے کی وصیت کی اور یہ لکھا کہ عباس آفندی کے بعد دوسرابیٹا مرزا محمد علی جانشین ہو گا اور اس کے بعد ہر پلوٹھابیٹا یا جس کے بارے میں ولی امر اللہ یعنی موجود بہائی لیڈر وصیت کر جائے وہ جانشین ہو گا۔ لیکن بہاء اللہ کی وفات کے بعد جانشین کے بارے میں اس کے دونوں بیٹوں میں اختلاف ہو گیا اور بہائیت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی اور بہاء اللہ کی یہ خواہش اور وصیت بھی پوری نہ ہو سکی۔ اور امن کا ڈھنڈورا پیٹنے والی بہائیت کے اختلافات نفرت اور دشمنی کی شکل اختیار کر گئے۔ دونوں کے مرید آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے اور ایک دوسرے پر بہاء اللہ کی تحریرات میں تحریف کا الزام لگانے لگے۔ (Materials for the study of the Babi Religion

الاقدس کی تعلیمات سے انحراف

بہاء اللہ کے بیٹے اور جانشین عبدالبہاء نے یورپ کے دورے کئے اور بہاء اللہ کی تعلیمات کو یورپین معاشرے کے مطابق ڈھالنا شروع کیا مثلاً بہاء اللہ نے اقدس میں لکھا ہے کہ ’’دو شادیوں کی اجازت ہے‘‘۔ (کتاب اقدس صفحہ ۴۴ نمبر ۶۳)

چنانچہ خود بہاء اللہ نے دو شادیاں کیں-

لیکن عبدالبہاء نے صرف ایک شادی کی اجازت دی۔ (کتاب اقدس صفحہ ۲۰۸)

اس طرح بہاء اللہ نے نماز با جماعت کے حکم کو منسوخ کیا ہے۔ (کتاب اقدس صفحہ۲۸ نمبر ۱۲)

لیکن عبدالبہاء مسلمانوں کی مساجد میں جا کر ان کے ساتھ نماز باجماعت پڑھتا رہا۔

Baha'u'llah and the new era by J.E. Esslemont P.82 Bahai)
(Publishing Trust Wilmette,illinois

عبدالبہاء نے ۱۹۲۱ء میں وفات پائی اس کی نرینہ اولاد نہ تھی اس لئے اس نے اپنے نواسے شوقی آفندی کو جانشین مقرر کیا حالانکہ بہاء اللہ کی وصیت کے مطابق عبدالبہاء کے چھوٹے بھائی محمد علی جانشینی کے حقدار تھے۔

شوقی آفندی کا رجحان مذہب کی طرف نہیں تھا مثلاً انہوں نے دیگر بہائی لیڈروں کے برخلاف اصرار کے باوجود داڑھی نہیں رکھی۔ لوگوں سے میل ملاقات کی بجائے وہ تحریر کے کام میں مصروف رہا۔ شوقی آفندی پر ۱۹۵۷ء میں اچانک دل کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اس کی کوئی اولاد نہ تھی اور نہ ہی اسے وصیت لکھنے کا موقعہ ملا۔ اس کی وفات کے بعد بہائیت پھر دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ایک حصہ شوقی آفندی کی بیوی روحیہ خانم کے ساتھ مل گیا اور دوسرا میسن ریمی کے ساتھ۔ آخر ۱۹۶۳ء میں بیت العدل کا قیام عمل میں آیا جس کے ۹ ممبر ہوتے ہیں اور اب یہی بہائیت کی سربراہی کرتے ہیں۔ بہائیوں کے نزدیک بیت العدل کے رکن اپنی ذات میں معصوم نہیں ہوتے لیکن بیت العدل اور اس کے فیصلوں

کو معصوم سمجھا جاتا ہے۔

اسی طرح بہائیت کا ایک بنیادی اصول مرد عورت میں مساوات ہے لیکن بیت العدل کے نوارکان میں ایک بھی رکن عورت نہیں۔

مندرجہ بالا مختصر جائزہ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ بابیت اور بہائیت کوئی مذہب نہیں بلکہ ایک کلچر یا سیاسی تحریک کا نام ہے ایک عیسائی عیسائیت یاہندو ہندومت پر قائم رہتے ہوئے بھی بہائی ہو سکتا ہے۔ دہلی میں ان کی عبادت گاہ بہائی ٹمپل ہے تو یورپ میں بہائی چرچ۔ بہائیت دراصل اسلام کے مٹانے کا مذموم مقصد لے کر آئی جس نے آسمانی شریعت قرآن کریم کو منسوخ قرار دیا۔اور مذہب سے آزادی دے کر اباحت کا دروازہ کھولا ہے۔ تا کہ بے دین اور مذہب سے بیزار لوگوں کو اس تحریک میں شامل کیا جا سکے۔ چونکہ اپنے عقائد اور عزائم کو مخفی رکھنا اس تحریک کے بنیادی بارہ اصولوں میں شامل ہے اس لئے بعض اوقات کم علم مسلمان بہائیت کے فریب میں آ جاتے ہیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام الناس اس تحریک کے عزائم سے مطلع ہوں تا یہ تحریک اپنے منطقی انجام کو پہنچے۔

https://www.alislam.org/urdu/library/930/index.html